رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۹

۲۷ جون سنہ ۱۹۱۳ء

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

۲۶

جلد ۴۱	ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے	۱۹۱۳ء	نمبر

یہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای۔ ایم ویری صاحب بذریعہ وی۔ پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

اردو کا قاعدہ	۹ پائی ۱ر	سوالات مرقس کی انجیل پر گورمکھی	۱ر	عقاید اسلامیہ	۱۰ر
اردو کی پہلی کتاب	۱ر	سوالات لوقا کی انجیل پر ایضاً	۱ر	ینابیع الاسلام	۸ر
اردو کی دوسری کتاب	۲ ۳ر	سوالات یوحنا کی انجیل پر ایضاً	۱ر	حیات المسلمین	۸ر
اردو کی تیسری کتاب	۳ر	زنانہ سیکنڈ ریڈر۔ گورمکھی	۳ر	تحقیق الایمان	۴ر
اردو کی چوتھی کتاب	۴ر	گورمکھی قاعدہ	۳ پائی	تواریخ محمدی	۴ر
رومن اردو کا قاعدہ کنگ صاحب کا	۱ر	اسلام میں مسیح اردو	۱ر	تعلیم محمدی	۴ر
رومن اردو کی پہلی کتاب	۲ر	خدائے اسلام	۲ر	دین اسلام اور اسکی تردید از روئے اسلام	۲ر
رومن اردو کی دوسری کتاب	۳ر	ینابیع القرآن	۳ر	ستیارتھ پرکاش دین اردو	۸ر
دیہاتی سوال وجواب	۹ پائی	الکفارہ	۰ر	سمپردائے	۶ر و ۱۰ر
دیہاتی سوال وجواب پنجابی اردو حروف	۹ پائی	بائبل یا قرآن	۱۰ر	ویدوں کی تعلیم	۱۰ر
سوال وجواب رومن اردو	۹ پائی	مسیح ابن اللہ	۲ر	حل مشکلات حصہ اول اردو	۶ر
سوال وجواب گورمکھی	۹ پائی	اثمار شیریں	۳ر	تحقیق بائبل	۴ر
شبد وغزلیں اردو	۱ر	میزان الحق	۴ر	طالبان حق	۹ر
شبد وغزلیں گورمکھی	۱ر	طریق الحیات	۲ر	تواریخ بائبل	۸ر
سوالات متی کی انجیل پر گورمکھی	۱ر	کشف القرآن	۶ر	حیات مسیح	۱۲ر

نئی کتابیں

ہند میں سنڈے سکول من تصنیف ایڈورڈ ائے آئمنٹ صاحب رومن اردو صفحہ ۱۲۰ یہہ کتاب ہر ایک سنڈے سکول سپرنٹنڈنٹ اور اُستاد کے واسطے ایک خاص قاعدہ عوام کے پڑھنے کے لئے پُرتاثیر بچوں کو تعلیم دینے میں بڑا مفید آلہ قیمت ۴ر ۶ر و ۸ر +

صحت جسیمی {من تصنیف قاضی میر محمد - کونجھی - فارسی اُردو قیمت ۴ر صفحہ ۶۲ یہہ نہایت مفید کتاب جو ہر ایک خاندان کے ساتھ رہنی چاہیے +

انجیل برنباس {من تصنیف عبدالاحد از کائرہ کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ جو ۲۰۰ برس کے عرصہ تک غائب ہوگئی - پادری ہگین صاحب کی کوشش سے جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی - اس کتاب کے حالات اِس چھوٹے سے رسالہ میں پیش کئے جاتے ہیں - قیمت ۲ر +

مسیح کی تعلیم {من تصنیف ڈاکٹر جے ڈبلیو - رابرٹسن صاحب جسکو ڈاکٹر ڈبلیو ہنٹل صاحب نے ترجمہ کیا - فارسی - اُردو اور رومن میں چھاپی گئی قیمت ۴ر - اُردو و ۸ر - اور ۱۲ر - یہ کتاب نہایت ضروری - ہر ایک مسیحی کو چاہیے کہ اسکا مطالعہ کرے مسیح کی تعلیم کی اونچائی اور گہرائی کا ظہور ہے +

خاندانی فرائض {۱۲۰ صفحے قیمت اُردو ۴ر - ۸ر - ۱۲ر - رومن ۹ر اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اِس کتاب کی ہدایت کے مطابق بناویں - تو زندگی کی خوشی اور مبارکبادی بہت ترقی پذیر ہو جاویگی +

آخری بات کی ہدایت اِس مضمون پر کہ ہر ایک آدمی اپنے گھر یعنی رہائش کا گھر رکھے اور کس طرح پاوے ؟ کتاب کی قیمت صد ہا گنی قیمتی ہے

ویدک شائستگی - قیمت رومن اُردو ۸ر +

وید و نکی اصل - فارسی اُردو قیمت ۱۰ر +

ذات وچار - فارسی اُردو قیمت ۲ر +

جنرل گارفیلڈ صاحب کی سوانح عمری فارسی اُردو ۳ر +

دائی گری {من تصنیف ڈاکٹر ایڈتھ براؤن صاحبہ ساکن لودیانہ رومن اُردو ۶ر - فارسی اردو ۶ر +

یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹیکسٹ بک کے طور پر استعمال کی جاتی ہے - ہر ایک گھر میں اسکی ضرورت محسوس ہوتی ہے اسلئے ہر ایک خاندان میں اسکی ایک جلد ہونی چاہیے +

ہدایت تیمارداران {یہ کتاب اس نیت سے تصنیف کی گئی کہ ہسپتال کے ملازموں کے لئے مدد دی جاوے - لہذا وہ ہر ایک ہسپتال اور میڈیکل سکول کیلئے سندی کتاب ہے ہر ایک گھر انے میں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں - رومن اُردو قیمت ۱۲ر یہ کتاب دوبارہ چھپ رہی ہے امید ہے کہ بہت جلد چھپکر تیار ہو جائیگی +

یہہ گورمکھی ٹریکٹ ۶ر فی سینکڑہ کے حساب سے فروخت کیئے جاتے ہیں :-

۱- بھگیل سنگھ نمبردار - ۲- ہبادی ٹوکری - ۳- سدیپک جیون - ۴- بھرکی ۵- میں رہدا بھرداہاں - ۶- ایک کتی دی کتھا - ۷- ذات ورن - ۸- سیونک کھا گئی +

دیگر کتابیں

ابن حور اُردو	۸ر +	شعاع نور حصہ اول و دوم	۵ر
رابنسن کروسو	۱۲ر +	طیطس رفیق صلیب	۸ر
طلائی شمعدان	۴ر +	تحقیق الاسلام حصہ اول	۲ر
مارکو پولو کا سفرنامہ	۸ر +	مسلمانوں میں منادی کرنیکا طریقہ انگریزی	۲ر
روح سے معمور زندگی	۴ر +	القاب مسیح	۴ر
طریق دعا	۴ر +	بائبل کس طرح پڑھنی چاہیے	۴ر

روحانی طاقت کے متعلق چند سنجیدہ خیالات ۴ر

پنجاب کا جغرافیہ بزبان پنجابی - گورمکھی حروف - ایم - بوٹا شاہ کے اُردو کا ترجمہ ہے - مجلد بورڈ - ۴ر +



فہرست مضامین

نورافشاں

لودیانہ - جمعہ - ۲۷ جون ۱۹۱۳ء

گلدستۂ اخبار

۲۱ جون لنڈن - یونان نے اپنے ایک نوٹ میں مقدونیہ میں بلغاریوں کی ایذا رسانی کے خلاف اعتراض کیا ہے - اور یہ کہا ہے کہ ہم اس شرط پر جنگ بند کر دینے پر راضی ہیں کہ سالونیکا اور جنوب مغربی مقدونیہ میں یونانی اور بلغاری دونوں ملکر حکمرانی کریں -

۲۲ جون لنڈن - ریوٹر کا نامہ نگار کہتا ہے کہ سرویا اور بلغاریہ کے درمیان جو تنازعہ ہو رہا ہے - اس کے متعلق لنڈن میں سفیروں کے درمیان بڑی تشویش اور فکر پیدا ہو رہی ہے -

۲۱ جون بلگریڈ سے خبر ہے کہ بلغاری والنٹر سرحد پر سرویا کی مستقل فوج پر حملہ کر رہے ہیں - اور کہ اس حملہ میں ایک سرویائی قتل اور بہت سے زخمی ہو گئے ہیں -

۲۱ جون صوفیہ - سرویائی وزیر نے آج بلغاریہ کو سرویہ کا جواب حوالہ کر دیا ہے جس میں جنگ کو روکنے کی وہ تجویز جو بلغاریہ نے کی تھی رد کر دی گئی ہے -

۲۲ - جون صوفیہ بلغاریہ کی تجویز کو جو سرویا نے رد کر دی ہے - اس سے یہ نتیجہ پیدا ہوا کہ - سفیروں کے صلح کا کام ختم ہو گیا

۲۱ کی خبر ہے کہ گزشتہ ہفتہ جو بلغاریہ میں زلزلہ آیا تھا - اس سے ترنووا اور گرانوونسا میں بہت سے گھر گر پڑے - اور سینکڑوں آدمی ہلاک ہو گئے - نقصان کا اندازہ کئی ملین فرنیک ہوا ہے - امدادی کمیٹیاں بن گئیں اور ممالک غیر کی امداد کی درخواست کی گئی ہے - لوگ سخت مصیبت کی حالت میں ہیں

معاملات مراکو کی بابت ۲۱ جون کی خبر جبرالٹر سے یہ آئی ہے کہ لنکو لنشائر کی رجمنٹ کی ایک کمپنی کو حکم دیا گیا کہ جب ضرورت ہو تو ٹینگر کو روانہ ہونے کے لئے خوب تیار رہے - ہسپانوی فوج الجیریٹر سے لگاتار کیوٹس کو جا رہی ہیں - جہاں جنگ چھڑنے والی ہے -

۲۲ جون بصرہ عربوں کے ایک دستہ نے یہاں کی فوج کے کمانڈر کو قتل کر ڈالا ہے - جبکہ وہ ۲۰ تاریخ ماہ حال کو جہاز پر سے اتر رہا تھا -

۲۲ جون وائینا کی خبر ہے کہ اسپیرا میں دو ہوائی جہازوں کے درمیان آج ۱۲۰ فٹ کی بلندی پر آپس میں ٹکر لگ گئی دونوں ہوائی جہاز ٹوٹ گئے - دو ہوا باز میں کو سخت چوٹ لگی - ایک کو بہت کم چوٹ آئی

فصل کی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ جو بارش چودہ جون کو ہوئی وہ قریب ہندوستان کے تمام حصوں میں ہوئی ہے

تیل کل گھاٹ کلکتہ میں ایک کشتی جا رہی تھی - جسمیں پانچ آدمی بیٹھے ہوئے تھے - کہ کشتی ایک جگہ ٹکرائی اور ٹوٹ گئی - دو ملاح کشتی سے چپٹے رہے اور باقی آدمی دریا میں کود گئے ایک بنگالی ڈوب گیا اور باقی بچ گئے -

لنڈن ۹ جون ادبے کا ایک گرجہ جو شہر ڈولی کے قریب واقع ہے - جلکر خاک ہو گیا کسی نے شرارتہ آگ لگا دی تھی

دہلی کے برچوں نے ہڑتال کر دی ہے - اسلئے کمیونسپل کمیٹی نے نئے قانون بنائے ہیں - کمیٹی نے اُن محلوں میں گائے کا گوشت بیچنے کی قطعی ممانعت کر دی ہے - جہاں سرائوگی جینی - ہندو لوگ آباد ہیں - اور اس محلہ میں اسی نوے فی صدی ایسے آدمی ہیں جو ہر قسم کے گوشت سے قطعی نفرت رکھتے ہیں - حکم کیا گیا ہے کہ کوئی ڈون مارکیٹ کے باہر کوئی گوشت فروخت نہ کرے -

موضع کنتھو تحصیل حافظ آباد میں ایک معزز سکھ لڑکا عجیب طور پر مسلمان کیا گیا - یہ اس گاؤں کے نمبردار یا ذیلدار کا لڑکا ہے - اُس کو منہ کالا کر کے اور گدھے کے پچھلی طرف اُس کا منہ کر کے گدھے پر سوار کیا گیا - اور ایک جوڑا پاپوش اُس کے ہاتھ میں دیا گیا - وہ لڑکا وہ جوڑا لے کر خوش و خرم گدھے پر بیٹھا ہوا وہ پاپوش بجاتا جاتا تھا - اور اس کے پیچھے ڈھول بجتا تھا - یہ لڑکا اس طرح خجل و خوار گدھے سوار ۱۳ جون کو حافظ آباد سے گزرا - شہر کے اکثر معززین اس نظارہ جانکاہ کو دیکھکر حیران اور انگشت بدنداں رہ گئے اور وہ لڑکا محمدی مذہب کی خوب تعریفیں کرتا جاتا تھا -

پروفیسر رُچی رام ساہنی کے دوسرے بیٹے نے کیمبرج یونیورسٹی میں سائنس میں اول درجہ کی اعزازی کامیابی حاصل کی ہے -

(شاباش - نورافشاں)

اخبار کی بہار

کلکتہ میں ۱۲ جون کو ایک ہندو عورت جس کا خاوند جمعرات کے روز فوت ہو گیا تھا سنیچر کے روز ستی ہو گئی۔ یہ عورت صرف بیس سال کی تھی۔ اس نے اپنے کپڑے مٹی کے تیل سے تر بتر کر کے اس میں خود ہی آگ لگا لی۔ اور صبر اور خاموشی کے ساتھ بیٹھ کر خاک سیاہ ہو گئی۔

پنجاب کے لفٹننٹ گورنر صاحب بہادر امسال برساتی دورہ کرینگے مگر اب تک ٹھیک تاریخ معلوم نہیں کہ وہ دورہ کب شروع ہوگا۔

شہر برلن مطالعہ کنندگان کے لئے ایک فردوس کا کام دیگا۔ کیونکہ ریلوے انجنوں کو شہر کی حدود کے اندر سیٹی دینے کی اجازت نہیں ہے۔ پھیری والے اپنے مال کا ہوکا نہیں دے سکتے گلی کوچوں میں سیٹی بجانا یا گانا منع ہے۔ کھڑکھڑاہٹ والی گاڑیاں وغیرہ کے مالکوں کو جرمانہ کیا جاتا ہے۔ اور پیانو بجانے والوں کا انتظام پولیس کے ذریعہ سے ہوتا ہے۔

انگلستان کے ہوائی جنگی جہاز میں ۱۸۰۰۰ مکعب فیٹ فرانس کے میں ۲۲۰۰۰ ۳۳ مکعب فیٹ اور جرمنی کے ہوائی جنگی جہاز میں ۸۶۵۰۰۰ مکعب فیٹ کی گنجایش اور وسعت ہے۔ اسی طرح انگلستان اس حیثیت سے آخری ہے۔ اور ابھی طرح مستعد اور تیار نہیں۔

روما کے ویٹیکن محل کا طول ۱۱۵۱ فیٹ اور عرض ۷۶۵ فیٹ ہے۔ اس میں آٹھ بڑی بڑی سیڑھیاں ہیں اور ۱۰۰۰ کمرے ہیں سوس نگہبان اس کی نگہبانی کرتے ہیں۔ اور اس میں اکثر ۲۳۰۰ آدمیوں سے زیادہ نے قیام کیا ہے۔

۷ اکتوبر طیطان میں ہسپانویوں اور مُوروں کی ایک جنگ ہوئی جس میں موروں کی شکست ہوئی۔ اور بڑی بھاری جنگ کے بعد برسلین کے مکانات لے لئے گئے۔ ہسپانویوں کے ۲۵ اور موروں کے ۲۰۰ قتل ہوئے۔

چین میں بھی انگلستان کی سفر جیٹ مستورات کی کمیٹی انٹرنیشنل وومنس سفریج کانگرس داخل ہو گئی ہے۔ اور اس کا ایک اجلاس بھی ہو چکا ہے۔

سر لوئیس ڈویان لسٹ سلطانیہ عثمانیہ کی جانب سے قسطنطنیہ میں نئے سفیر مقرر ہوئے ہیں۔ آپ اس سے پہلے لندن میں فارن آفس میں ایک اعلےٰ عہدہ پر ممتاز رہ چکے ہیں۔ اور اب معاملات خارجیہ کے لئے اسسٹنٹ انڈر سکرٹری آف سٹیٹ ہیں پہلے وہ لارڈ ولینگٹن صاحب کے خاص کلرک رہ چکے ہیں۔ اور سرایڈورڈ گرے کے پرائیویٹ سکرٹری بھی۔ یہ تمام تجربات اُن کو برازیل روسہ اور کائیرو (قاہرہ) میں حاصل ہو چکے ہیں۔

۷ اجون کلکتہ کی خبر ہے کہ سیرامپور کے تین میل کے فاصلہ پر ایک گاؤں بیدیا بٹی میں ڈاکہ پڑا۔ سات آٹھ آدمیوں نے ایک مرد اور اس کی بیوی پر حملہ کیا۔ ڈاکے والوں نے کلہاڑیوں کے ساتھ لوہے کے صندوق توڑ کر مال غنیمت لے کر بھاگ گئے۔

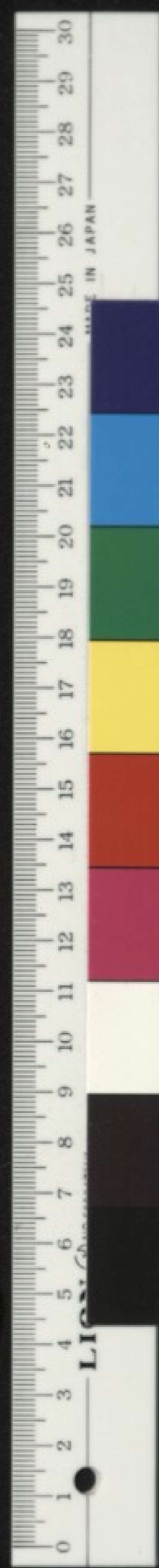
سکرٹری آف سٹیٹ نے یہ فیصلہ دیدیا ہے کہ لاہور کے بشپ صاحب پنجاب کے کلیسیائی حصہ کے پادری ڈبلیو آکنوڈ صاحب ایم۔ اے کو اپنا خانگی چپلین مقرر کریں اس شرط پر کہ جب وہ ایسے طور پر ملازم ہونگے تو وہ سرکار سے تنخواہ نہ لینگے

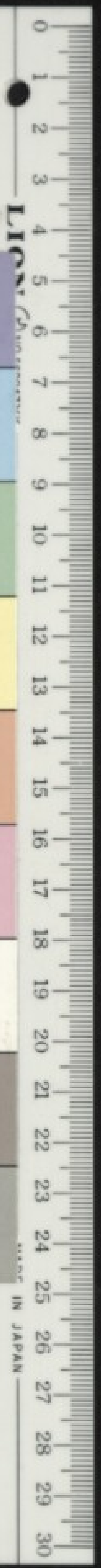
ٹراونکور کے سنٹرل جیل کے ایک قیدی نے سرکار میں درخواست کی ہے کہ اس کی پھانسی کی تاریخ ملتوی کر دی جائے۔ کیونکہ اسکو اسہال کا عارضہ ہے۔ یہ اپنے طرز کی نرالی درخواست ہے۔

ساؤدرن پنجاب ریلوے کی آمدنی ہفتہ مختتمہ جون ۱۹۱۳ء کی مین لائین پر ۸۵ ہزار روپیہ تھی مقابل میں گزشتہ سال کے اسی ہفتہ میں ۳۴۹۲ ۱۳ تھی۔ لودیانہ کی توسیع کی آمدنی بیس ہزار روپیہ مقابل میں ۲۶۱۴۴ روپیہ کے ستلج ریلوے کی آمدنی ۱۲ ہزار روپیہ مقابل میں ۸۲۷۳ روپیہ کے۔ جالندھر دوآبہ ریلوے کی آمدنی ۳ ہزار روپیہ۔

لاہور کے ڈپٹی کمشنر صاحب نے لاہور کے متفرق شرفائے نام ایک خط لکھا ہے کہ جس طرح انگلستان میں ایم۔ سی۔ سی اور دیگر سوسائٹیاں پہلوانوں کی بنی ہوئی ہیں۔ اسی طرح تم لوگ بھی پہلوانوں کی ایک سوسائٹی بناؤ۔

شفقت پاشا کے قتل کی تحقیقات میں جو پولیس مشغول تھی ایک سازش کا پتہ لگایا ہے۔ جو اس قاتل کے ذریعہ سے ترکی گورنمنٹ کا خاتمہ کرنے کے درپے تھی۔ بہت سے بڑے بڑے آدمی گرفتار ہو گئے ہیں۔ ایک سو پچاس آدمی جو اس مخالف سازش کے ممبر تھے جلاوطن کئے گئے ہیں۔





ایڈیٹوریل نوٹس

لودیانہ میں ہز اکسیلنسی لارڈ ہارڈنج صاحب کا جنم دن

سوموار ۲۳ جون کو ہمارے ہردلعزیز اور ہندوستانیوں کے ہمدرد اور بہی خواہ وائسرائے صاحب بہادر کا جنم دن خاص دلچسپی سے منایا گیا ہر کہ و مہ کی زبان پر آنجناب کے جنم دن اور صحت یابی کی باتیں تھیں اور ان کے اخلاق حمیدہ اور اوصاف جمیلہ کا ذکر اذکار تھا۔ دل میں مسرت اور خوشی سے جو ایسے موقعہ پر یکبار و فادار عایا کو ہونی لازم ہے پُر تھا۔ جن کے بشروں سے دل کی کیفیت بخوبی نمایاں تھی شہر کے مختلف مقامات میں عام اور خاص خوشیاں منائی گئیں سب سے پہلے صبح کے وقت مس ولیس صاحب نے شہر میں اپنے زنانہ سکول میں جلسہ کیا اور لڑکیوں اور اُن کی استانیوں کو انعام اور شیرینی تقسیم کی اور گیت اور بھجن اور شکر گزاری اور تعریف کی دعاؤں سے جلسہ کو اور زیادہ موزوں اور رونق دار بنا دیا۔ شام کے وقت دریا پر جا کر ایک خاص پتنگ کی بھیڑ تین بجے شام کو میونسپل کمیٹی نے اپنے میونسپل کمیٹی کے ہال کے احاطہ میں ایک شاندار جلسہ کیا اور مدرسوں کے لڑکوں کو شیرینی بانٹی بھیر ساتھ ہی ہیں اسی وقت امریکن مشن پریس کے منیجر مسٹر پی وائیل نے جو میونسپل کمشنر بھی ہیں اور یہاں کی مسیحی جماعت کے سربر آوردہ اور مہربان اور ہمدرد ممبر بھی ہیں خاص طور پر اپنے احاطہ میں اور اس کے قریب مستورات کا ایک نہایت عمدہ اور شاندار میلہ کیا۔ جس میں ماسوائے یہاں کی مسیحی مستورات کے شہر کی ہندو مسلمان شریف بیبیاں اور دیگر اقوام کی مستورات کثرت کے ساتھ شریک ہوئیں۔ انگریزی باجہ بجتا رہا۔ پنگوڑے میں جھولتی رہیں۔ دل کی خوشی سے گاتی رہیں۔ اور حسب موقعہ بات چیت کرتی رہیں غرضیکہ یہ میلا اپنی طرز کا خاص تھا جس میں وائسرائے صاحب بہادر کے جنم دن اور صحتیابی ہردو کی یاد بخوبی ہوگئی۔ اور ساتھ ہی ہز اکسیلنسی لیڈی ہارڈنج صاحبہ کا یوم الاطفال بھی عمدگی سے منایا گیا۔ آخر میں خدا سے دعا ہے کہ ہمارے مہربان وائسرائے کو اپنے زمانہ میں کامیابی اور خوشی عنائت فرما دے اور تمام خطرات سے محفوظ اور مامون رکھے۔

سو سال کس طرح جی سکتے ہیں

اگرچہ یہ دنیا مصائب اور تکالیف اور آزمائشوں کا سرچشمہ ہے۔ اور یہ جسم گناہوں اور ناپاکیوں کی کان ہے۔ اور اگرچہ انسان بخوبی جانتا ہے کہ کوئی یہاں رہا ہے اور نہ رہیگا۔ آخر یہاں سے ایک روز جانا ہے نہ کوئی یہاں کچھ لایا ہے۔ اور نہ ہی یہاں سے کچھ لے جاتا ہے۔ تو بھی انسان کے اندر عمر کی درازی کی خواہش اور آرزو بڑے زور شور سے جاری ہے۔ اور اس کے لئے آئے دن طرح طرح کی کوششیں اور تجویزیں سوچی جا رہی ہیں۔ تھوڑا ہی عرصہ گذرا ہے کہ کسی یورپین ڈاکٹر نے یہ تجویز پیش کی تھی۔ کہ اگر آدمی روز چند گھنٹے حیوانات کی مانند ہاتھ پاؤں کے بل چلتا رہے تو اس کی عمر دو چند بڑھ جاتی ہے۔ مثلاً اگر آدمی نے پچاس برس جینا ہو تو وہ سو برس جی سکتا ہے۔ اور اس کے کے متواتر تجربات بھی ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ حال ہی میں ایک نہایت ہی مشہور اور باثر اخبار نے وہ وسائل دریافت کئے ہیں کہ جن سے آدمی سو برس تک زندہ رہ سکتا ہے۔ اُس نے اپنی تحقیقات سے نتیجہ نکالا ہے کہ اگر آدمی ذیل کے بارہ امور پر بھی جو کسی اور سستی کے لگاتار عملدرآمد کرے تو وہ بالضرور سو برس تک جی سکتا ہے۔ وہ بارہ امور یہ ہیں (۱) جس قدر ممکن ہو سکے اس قدر دیر تک کھلی ہوا میں رہو (۲) رات کو بہت جلد سو جاؤ اور صبح سویرے ہی جاگ اٹھو (۳) کم از کم چھ گھنٹے اور زیادہ سے زیادہ ساڑھے سات گھنٹے سوؤ۔ مگر مکان تاریک ہو اور اس کی کھڑکیاں کھلی رہیں (۴) چائے اور کافی کا استعمال اعتدال سے کرو حقہ نوشی اور شراب خوری سے قطعی احتراز کرو۔ (۵) گوشت دن میں صرف ایک دفعہ کھاؤ (۶) ہر روز گرم پانی سے غسل کرو (۷) موٹے چھوٹے کپڑے پہنو (۸) ہر ہفتہ میں ایک دن آرام کرو (۹) ہر ایک بات کو ضبط کرو اور دماغی کام کی کثرت سے احتراض کرو (۱۰) روزمرہ ورزش کرو۔ دور تک پیادہ کریں (۱۱) نہایت گرم کمروں سے پرہیز کرو (۱۲) جو اعضاء بڑھاپے کی یا کثرت کار کی وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں اُن کی بحالی اور طاقت کے لئے جانوروں کے وہی اعضاء کھاؤ۔

انسان کا مطالعہ کس طرح کرنا چاہئے

نیچر کی ہر ایک شے میں خواہ وہ حیوان ہو یا نباتات یا کچھ یہ ایک قائم بحال اور طبیعت اور رغبت نظر آتی ہے کہ جو چیز کسی دوسری چیز میں اس کو اچھی معلوم ہوتی ہے اُس کو وہ اُس میں سے اخذ کر لیتا ہے۔ اور وہی اُس کی طبعی صحت اور بالیدگی کا باعث ہوتی ہے۔ اور اسی سبب سے وہ غیروں کے لئے مفید اور دلپسند ہو جاتا ہے۔ مثال کے طور پر شہد کی مکھی ہی کو لیو۔ وہ ہر پھول اور سبزہ پر بیٹھتی ہے اور ہر شے کو پرکھتی ہے مگر ان میں سے وہی چیز کھینچ لیتی ہے جو اس کی پرورش اور بالیدگی اور قوت کیلئے مفید اور ضروری ہوتی ہے۔ اُس سے وہ شہد حاصل ہوتا ہے جس کی مٹھاس سب سے اعلیٰ اور لاثانی ہے۔ اور جو انسان اور حیوان سب کو نہایت مرغوب اور مفید ہے۔ مگر انسان کی طبعی ترکیب اور میلان کچھ ایسا واقع ہوا ہے کہ وہ دوسرے کے عیوب کو زیادہ دیکھتا ہے۔ دوسرے کے خراب چال چلن سے زیادہ متاثر ہوتا ہے۔ اچھی مجلس میں بیٹھنے اور عمدہ باتیں سننے کی نسبت بُری مجلس میں بیٹھنے اور بُری باتوں پر کان اور دل دھرنے کو زیادہ پیار کرتا ہے۔ ہم کوئی نفسہ اچھا بننے اور اپنا اچھا اثر غیروں پر ڈالنے کے لئے ذیل کی باتوں کا بڑا خیال رکھنا اور اُس پر زور کے ساتھ عمل کرنا چاہئے۔ یعنی اُس آدمی کو چن لو جس کو ہر ایک شخص ناپسند کرتا ہے۔ اس شخص کو چن لو جس کی بابت تم خیال رکھتے

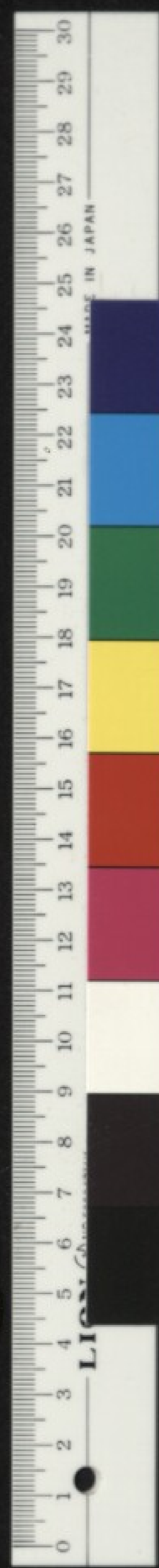
ہو کر تم اس کو اپنے منصب سے اپنے آشناؤں کے دائرہ سے یا اُسی گروہ سے جس میں تم رہتے ہو نکال چھوڑا جا سکے۔ اپنے آپ سے پوچھو کیا اُس میں کچھ ایسی چیز ہے۔ اُس کو اپنے ذہنی چیر پھاڑ کی میز پر رکھو۔ اس کو ذہنی طور پر خوب کاٹو۔ اور ایک ایک عضو کا امتحان کرو اور دیکھو کہ اُس میں کیا ہے۔ مگر یاد رکھو کہ تم تو نیکی کی تلاش میں ہو نہ کہ برائی کی جو کچھ کہ اس میں بُرا ہے اُس کو پھینک دو اور اُس کو بالکل بھول جاؤ۔ اُس کے اوصاف حسنہ کی ایک فہرست بناؤ۔ اور تم تعجب کرو گے کہ کس قدر نیک باتیں اس میں ملتی ہیں۔ جب کبھی دیکھو کہ لوگ اُس کی نکتہ چینی کرتے ہیں تو تم اُس کی وہ باتیں انہیں بتاؤ جو تم اس کی بابت جانتے ہو یعنی نیک باتیں بتاؤ۔ تب تمہاری حالت بالکل دگرگوں ہو گی اور تم جان جاؤ گے کہ وہ باتیں خود اُس کو فیض پہنچانے کی بہ نسبت تم کو بہت زیادہ فیض پہنچائیں گی جو کچھ تم چاہتے ہو کہ لوگ تمہارے ساتھ کریں ویسا ہی تم ان کے ساتھ کرو۔ اگر تم کسی کا بھلا نہیں کر سکتے ہو تو کسی کا بُرا تو کبھی بھی نہ کرو۔ یہ تجربات نہ صرف مردوں ہی کے لئے ضروری اور مفید ہیں بلکہ ویسا ہی عورتوں اور جوان لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے بھی یہ وہ قواعد اور عادات ہیں جن سے انسان کی اس جہانی اور آنجہانی ہر دو زندگی سدھر اور سنور جاتی اور بہجت افزا ہو سکتی ہے۔

روحانی زندگی کا چشمہ

یہ ایک بدیہی امر ہے کہ نیستی سے ہستی نہیں ہوتی بلکہ ہستی سے ہستی پیدا ہوتی۔ اور ہر ایک نوع اسباب کا مقتضیٰ ہے کہ تمام ہستی کا سرچشمہ ایک ہی ازلی ہستی ہو جو ازل سے ابد تک ہے اور رہیگی۔ جس کو برہم یا خدا یا اللہ کہا جاتا ہے۔ لیکن اس زندگی کا ظہور براہ راست خدا سے یا برہم یا اللہ سے نہیں ہوا۔ بلکہ اُس سے جس کو برہم پرکاش یا پرن یا کلمہ کہتے ہیں اور وہ شبد یا بیان یا کلمہ یسوع مسیح ہے۔ جس کو مجسم یا اوتار ہوئے بیسویں صدی شروع ہے۔ اور جس کی بابت انجیل میں لکھا ہے "ابتدا میں کلام تھا اور کلام خدا کے ساتھ تھا۔ اور کلام خدا تھا۔ یہی ابتدا میں خدا کے ساتھ تھا۔ سب چیزیں اس سے موجود ہوئیں۔ اور کوئی چیز موجود نہ تھی جو بغیر اُس کے ہوئی۔ زندگی اُس میں تھی اور وہ زندگی انسان کا نور تھی ..... اور کلام مجسم ہوا۔ اور وہ فضل اور راستی سے بھرپور ہو کر ہمارے درمیان رہا۔ اور ہم نے اس کا ایسا جلال دیکھا جیسا باپ کے اکلوتے کا جلال" (یوحنا ۱: ۱ سے ۴ و ۱۴) اسی کے وسیلہ سے خدا نے عالم بنائے۔ وہ اُس کے جلال کی رونق اور اس کی ماہیت کا نقش ہو کے سب کچھ اپنی ہی قدرت کے کلام سے سنبھالتا ہے" (عبرانی ۱: ۲ و ۳) اسی طرح وہ روحانی زندگی کا سرچشمہ بھی ہے جیسا لکھا ہے کہ جس کے پاس بیٹا ہے اُس کے پاس زندگی ہے۔ اور جس کے پاس خدا کا بیٹا نہیں اُس کے پاس زندگی نہیں" (۱ یوحنا ۵: ۱۲) اور کہ "جو کہ بیٹے پر ایمان لاتا ہے ہمیشہ کی زندگی اُس کی ہے اور جو بیٹے پر ایمان نہیں لاتا وہ حیات کو نہ دیکھیگا۔ بلکہ خدا کا قہر اس پر رہتا ہے" (یوحنا ۳: ۳۶) یعنی زندگی کے ساتھ اتصال ہونے سے زندگی آتی ہے۔ یہ خود بخود پیدا نہیں ہو سکتی۔ جو شے زندگی نہیں ہے زندگی اُس میں سے منکشف نہیں ہو سکتی۔ بلکہ مسیح کے ساتھ ایمان لانے سے اس شخص کے اندر زندگی پیدا ہو جاتی ہے جو مسیح پر ایمان لاتا ہے۔ اس کے بغیر زندگی ناممکن ہے اور اس سے علیحدہ زندگی حاصل ہونی دشوار ہے۔ کیونکہ جس طرح وہ طبعی زندگی کا سرچشمہ ہے اسی طرح روحانی زندگی کا بھی سرچشمہ وہی ہے زندگی کی تولید جس طرح نیچر میں خود بخود نہیں ہوتی اسی طرح مذہب میں بھی خود بخود پیدا نہیں ہوتی۔ مسیح روحانی دنیا میں زندگی کا منبع ہے اور جس کے پاس بیٹا ہے اس کے پاس زندگی ہے۔ اور جس کے پاس بیٹا نہیں اس کے پاس خواہ کچھ ہی کیوں نہ ہو وہ زندگی نہیں رکھتا۔ روحانی زندگی کے اس پر راز مسیح کی بابت انجیل کے تمام مصنف متفق الرائے ہیں۔ اور جیسا کہ ہم نے ابھی دیکھ لیا خود مسیح ہی نے مسیحیت کی بنیاد اسی تولید حیات پر لفظی اور معنوی ہر دو طور پر رکھی ہے۔ جب تک کہ آدمی پانی اور روح سے پیدا نہ ہو وہ خدا کی بادشاہت میں داخل نہیں ہو سکتا۔ جو جسم سے پیدا ہوا وہ جسم ہے۔ اور جو روح سے پیدا ہوا وہ روح ہے۔ تعجب نہ کرو کہ میں نے تم سے کہا کہ تمہیں سرِ نو پیدا ہونا ضرور ہے" (یوحنا ۳: ۵ سے ۷)

طبعی اور روحانی ہر دو دنیا میں ایک ہی قانون اور عمل ہے

یہاں سے صاف ظاہر ہے کہ اس طبعی دنیا میں جس کو سائنس نے ترتیب دیا اور جس کا بیان کیا اور روحانی دنیا میں جس کو مذہب نے ترتیب دیا ایک عجیب و غریب مشابہت بلکہ یکسانیت پائی جاتی ہے۔ مسیحی مذہب سائنس کے برخلاف نہیں اور نہ سائنس مسیحی مذہب کے۔ بلکہ دونوں بہنیں ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ایک ہی زندگی طبعی اور روحانی ہر دو جہان میں جاری اور ان پر حاوی ہے۔ اور ظاہر ہے کہ ادنےٰ احاطہ سے اعلےٰ احاطہ میں جانا صرف ایک ہی ذریعہ سرِ نو پیدائش کے عمل سے ہوتا ہے۔ ہر دو جہان کے لئے تولید حیات کا ایک ہی قانون ہے نہ کہ متفرق۔ جہاں کہیں زندگی ہے خواہ وہ کسی قسم کی کیوں نہ ہو وہاں یہی قانون جاری ہے نہ یہ روحانی دنیا اپنے سے نیچے کی طبعی دنیا سے قانون تولید حیات کے ذریعہ سے محفوظ اور مامون ہے۔ جب تک کہ آدمی نئے سرے سے ..... پانی اور روح سے پیدا نہ ہو وہ خدا کی بادشاہت میں داخل نہیں ہو سکتا۔ خدا کی بادشاہت میں داخل ہونے کے لئے زندگی شرط ہے اور وہ زندگی مسیح پر ایمان لانے سے ملتی ہے جس کے پاس بیٹا ہے۔ اس کے پاس زندگی ہے۔ اس سے بڑھ کر طمانیت اور خوشی اور بھروسہ کی بات مسیحی مذہب کے باہر بھلا کہاں سے مل سکتی ہے۔ کون سا نبی یا گورو یا اوتار ہے جس نے یہ دعوے کیا اور کر کے دکھایا۔ مسیح کے سوا اور کون ہے جو خدا کا کلمہ زندہ یا پران ہو سکتا ہے۔ جس میں یعنی جس کی ذات میں زندگی ہے۔ پس مسیح ہی زندگی ہے۔ اور نہ صرف زندگی بلکہ راہ اور حق بھی۔ چنانچہ مسیح نے یہ دعوے بھی کیا اور اپنے کاموں اور کلام سے ثابت بھی کر دیا کہ "راہ اور حق اور زندگی میں ہوں۔ کوئی بغیر میرے وسیلے باپ پاس آ نہیں سکتا"۔





مراسلات

بادشاہ کی آمد

تیسرا باب

کئی دنوں کے بعد کومودنی کو ایک خط ملا۔ اس کا لکھنے والا ایک رفیق تھا۔ جس نے اُس کے ساتھ ڈاکٹری کا کام سیکھا تھا اُس نے یوں لکھا۔ میں نے سُنا کہ ایک سرکاری ہسپتال میں ڈاکٹر کی جگہ خالی ہے۔ آپ فوراً وہاں لکھکر درخواست کیجئے۔ تو ضرور مقرر کیجائینگی۔ چونکہ ہسپتال بڑا ہے۔ اسلئے تنخواہ زیادہ ہوگی اور آپ مستحق بھی ہیں مجھے کامل اُمید ہے کہ یہ نوکری آپکو ملجائے گی۔"

کومودنی نے بڑے غور کے ساتھ اس خط کو پڑھا۔ اور تب عالم سکوت میں محو ہوگئی۔ یہ دیکھکر مریاں نے پوچھا۔ آپکے خط کا کیا مضمون ہے۔ کہ اس کو پڑھتے ہی آپ متردد ہوگئی ہیں؟"

کومودنی چونک پڑی۔ اور کہا" اس کا مضمون غور طلب بات ہے ذرا صبر کیجئے اور فرصت پاکر میں اس کا تمام بیان آپ سے کروں گی۔"

مریاں اس جواب سے بہت خوش نہیں ہوئی۔ لیکن مجبوراً خاموش ہو رہی۔ یہ پہلا مرتبہ تھا کہ کومودنی کو ایک مشکل پیش آئی اور اس کا والد مدد دینے کے لئے موجود نہ تھا۔ اس خیال سے وہ نہایت رنجیدہ خاطر ہوکر اپنے دل میں کہنے لگی۔ اب میں کس کے پاس جاؤں کس سے صلاح لوں؟ اس وقت کئی مشکلات اس کے درپیش تھیں۔ مریاں کے والدین فوت ہوچکے تھے اسلئے بہتر تھا کہ وہ کومودنی کے ساتھ رہے۔ اور یہ اس کے والدین کی خواہش بھی تھی۔ اور کومودنی جو اس کو ادخاصکر خیرین کو بہت عزیز رکھتی تھی۔ اسباب کی خواہاں بھی تھی۔

آمد نی کی کچھ کمی نہ تھی۔ اسلئے کہ نوبن چندر داس نے اپنی پیاری اور چھوٹی بیٹی کے لئے اچھی تدبیر کی تھی۔ اُنہوں نے اپنی بیٹی سے کہا تھا" تمہارا پیشہ تمہاری دولت ہے۔" اور کومودنی بالکل راضی تھی کہ ایسا ہی ہو۔

اگر وہ سچ اپنے رفیق کا خط تھوڑا عرصہ پیشتر پاتی ہوتا تو فی الحقیقت اُس نے فوراً درخواست کی ہوتی لیکن اب وہ ہچکچاتی تھی۔ دنیا کی نظر میں یہ ضرور ایک بہت عمدہ موقعہ تھا۔ لیکن وہ منت مان چکی تھی کہ جو کچھ میرا ہے میں خداوند یسوع مسیح کی خدمت میں خرچ کرونگی تو یہ پوچھنے کا مقام تھا کہ کیا اس سرکاری ہسپتال میں اس کو خدمت کرنے کا موقعہ ملیگا؟ کیا اگر یسوع مسیح آجائے اور مجھے اُس میں پائے۔ وہ مجھے دیانت دار نوکر کہیگا۔ یا میں اس کے سامنے شرمندہ ہونگی؟ اس پریشانی میں ناگہاں یہ خیال آیا کہ میں جاکر اس رسیدہ پادری سے دریافت کروں اور فوراً روانہ ہوئی۔

پادری صاحب نے بڑی نرمی اور شفقت سے اس کا استقبال کیا اور اپنے دفتر میں لے گیا۔ جس وقت کومودنی نے کہا کہ" آپ سے صلاح لینے کے لئے آئی ہوں۔" اُنہوں نے سمجھا کہ بیچاری بیٹی اپنے والد کے نہ ہونے سے مجبور ہے۔ اور بڑی ہمدردی سے اُس کی عرض قبول کی اور دل لگا کر کومودنی کا بیان سنا

جب کچھ کہنے کا موقعہ ملا" اُنہوں نے کہا تو بیٹی تمہارا یہ مطلب ہے کہ تم اپنے والد کی باتوں کو ماننے چاہتی ہو۔ اور خدا کے جلال اور خداوند یسوع مسیح کی خوشی کی زیادہ خواہاں ہو؟"

کومودنی نے دھیمی آواز سے کہا۔ ہاں یہ میں دل سے چاہتی ہوں صرف اسلئے نہیں کہ میرے والد نے ایسا ہی کہا۔ بلکہ اس غرض سے بھی کہ یسوع مسیح آئے اور مجھے ایماندار نوکر پائے"

پادری صاحب نے بشاش ہوکر کہا" فی الحقیقت تمام دنیا کی حشمت اور دولت سے اُس مبارک منہ سے شاباش سُننا زیادہ خوشگوار ہوگا۔ بیٹی تم نے اچھا کیا کہ سب سے عمدہ حصّہ اپنے واسطے چن لیا۔"

تب کومودنی نے خط کا بیان کیا اور پوچھا آپ ذرا مہربانی

مجھے صلاح دیجئے کہ میں لکھوں یا نہ لکھوں؟"

کچھ تامل کرکے پادری صاحب نے دریافت کیا۔" تمہارا دل خود کیا گواہی دیتا ہے؟"

کومودنی۔" میرا خیال تو یہ ہے کہ شاید اگر میں سرکاری نوکری کروں تو خداوند یسوع مسیح کی باتوں کرنے کی اجازت نہ ہوگی"۔

پادری صاحب۔" یہ بات درحقیقت سچ ہے۔ کیا ایسا موقعہ چاہتی ہو؟"

کومودنی" نہیں تو اس کی وفادار خادمہ کیونکر بنوں؟"

پادری صاحب۔" تو تمہاری دانست میں درخواست نہ کرنا بہتر ہوگا؟"

کومودنی۔ یہ آپ کی بھی رائے ہے؟"

پادری صاحب نے کچھ جواب نہ دیا۔ لیکن اپنی میز پر کچھ تلاش کرنے لگے۔ پھر ایک خط ہاتھ میں لیکر کومودنی کو دیا اور کہا" اس کو پڑھو" یہ خط کسی ڈاکٹر مس صاحبہ کی طرف سے تھا اور اس میں لکھا تھا" آپ نے مجھ سے عرض کی کہ میں ایک ہسپتال آپ کے شہر میں کھولوں۔ میں بڑی خوشی سے آپ کی عرض قبول کرتی۔ لیکن مشکل یہ ہے۔ ایک ہندوستانی ڈاکٹرنی جو خداوند یسوع مسیح کی خاطر اُس میں کام کریگی۔ کہاں سے ملیگی؟ ہم دونوں دعا مانگیں کہ کوئی ایسا شخص ملجائے اور اُمید ہے کہ آپ کی خواہش بر آئے گی۔

ان الفاظ کو پڑھتے ہی کومودنی کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور اُس نے فوراً کہا" اگر آپ اور یہ مس صاحب مجھے اس کام کے لائق سمجھیں تو میں بڑی خوشی سے اسکو ہاتھ میں لونگی۔"

تب پادری صاحب نے کہا" آپ یاد رکھئے کہ شاید تنخواہ کم ہوگی۔ اس دوسرے ہسپتال کے مقابلے میں شاید بہت ہی کم۔"

کومودنی نے مسکرا کر کہا" کیا لکھا نہیں ہے وہ اسے اپنے مال کا مختار کردیگا؟ میں دولت پانے کے لئے اُس وقت تک صبر کرونگی۔"

وہ مس صاحبہ جس نے اس خط کو لکھا تھا ایک نزدیک کے شہر میں رہتی تھیں۔ اسلئے پادری صاحب نے خط میں یوں لکھکر روانہ کیا کہ ایک ڈاکٹرنی یہاں پر ہیں۔ اگر آپ مناسب سمجھیں تو وہ آپ سے ملنے کے لئے آئینگی۔ نہیں تو آپ یہاں تشریف لائیے۔ ڈاکٹر مس صاحبہ نے جواب دیا کہ میں خود آؤں گی۔ تب آپ سے بھی ملاقات ہوگی۔

خیر ایک ہفتہ کے بعد مس صاحبہ تشریف لے آئیں۔ اور اثنائے گفتگو میں انہوں نے بتلایا کہ میرا ارادہ یہ ہے کہ پہلے دوا خانہ کھولا جائے۔ اگر ضرورت پڑے تو ہسپتال کے لئے بھی انتظام کیا جائے۔

گو کہ گوسودنی اپنی بابت بہت کم سخن تھیں۔ تاہم پادری صاحب نے خفیہ اس کا تمام حال بیان کیا۔ اور مس صاحبہ نہایت خوش ہوئیں کہ اس نیک کام کے لئے خدا نے ایک ڈاکٹرنی کو بھیجا جو دل سے اس کی خدمت کرنے کی خواہاں ہے۔

جس وقت مریاں نے اس انتظام کی خبر سنی وہ اس سے نہایت خوش ہوئی کہ اب ہم کو اپنے مکان سے اٹھنا نہ پڑیگا۔ یہ اس کے شوہر کا مکان تھا۔ اور اب اس کو ملگیا۔ اور وہ اس میں رہنے کی بڑی خواہاں تھی۔ اس کے سوا شہر کے بیچ میں بھی ایک گھر کی تلاش ہوئی تاکہ اس میں اور اس میں دونوں شفاخانے کھولے جائیں۔ باقی دارد

دیسی مسیحیوں کا روحانی جلسہ

۳۱ تاریخ ماہ مئی لغایت ۲ جون ۱۹۱۳ء

ہمارے بھائیوں نے یہ جلسہ بمقام چکرہ ضلع انبالہ تحصیل روپڑ میں کیا۔ اس جلسہ کا مدعا یہ تھا کہ وہ لوگ جن کو مسیحیوں کے بڑے بڑے اجلاس میں جانیکا موقعہ نہیں ملتا وہ اس میں شریک ہو سکیں۔ چنانچہ ایسا ہوا بھی۔ روپڑ کے علاقہ کے کل مسیحی جلسہ میں حاضر تھے۔ اور روپڑ کے مشنری صاحب بھی جلسہ کی رونق افزائی کے لئے موجود تھے۔

جلسہ نے پادری مہتاب الدین صاحب ساکن جگراؤں کو دعوت دی کہ وہ بھی تشریف لاکر جلسہ کو ایک وعظ سنا دیں۔ جلسہ صاحب موصوف کا شکرگزار ہے کہ انہوں نے ہماری درخواست کو قبول کیا اور جلسہ کے روبرو ایک ایسا مضمون سنایا کہ جس سے جلسہ کے اکثر لوگ قایل ہو گئے۔

پہلا جلسہ تاریخ ۳۱ ماہ مئی ۱۹۱۳ء بوقت ۷ بجے رات کو قائم ہوا۔ بابو امرداس صاحب نے جو کہ لائسنشیٹ ہیں اور روپڑ کے علاقہ میں خداوند کا کام کرتے ہیں۔ دعا و گیت کے ساتھ میٹنگ کو شروع کیا اور ایک وعظ اس مضمون پر سنایا کہ مسیحی ہونا کیا ہے۔ اس پر انہوں نے بہت ہی عمدہ وعظ سنایا اور لوگوں کو اچھی طرح سے سمجھا دیا کہ نہ صرف بپتسمہ اور عشاء ربانی کے ادا کرنے اور نہ صرف مسیحی کہلانے سے ہم مسیحی ہو سکتے ہیں بلکہ جب تک ہم نے نیا جنم حاصل نہیں کیا۔ اور جب تک ہم نے پرانی انسانیت کو مسیح کے ساتھ دفن نہیں کیا تب تک ہم مسیحی نہیں ہو سکتے علیٰ ہذا القیاس اور بہت سی دلیلیں دے دیکر بہت اچھی طرح سے سمجھا دیا کہ مسیحی ہونا کیا ہے۔ اس کے بعد اس خاکسار کو بھی موقعہ دیا گیا سو میں نے بھی ایک وعظ سنایا جس کا مضمون یہ تھا کہ مسیحی کو کیا جاننا اور کیا ماننا چاہئے۔ ان دونوں مضمونوں سے جلسہ کو بہت فائدہ حاصل ہوا اور ۱۰ بجے برکت کے کلموں کے ساتھ جلسہ برخاست ہوا۔

دوسرا جلسہ

تاریخ یکم جون بروز اتوار بوقت ۱۱ بجے دوپہر۔

خاکسار نے دعا و گیت کے ساتھ میٹنگ کو شروع کیا۔ پھر جناب پادری مہتاب الدین صاحب نے ایک مضمون دہیکی دینے کی بابت سنایا اور کلام میں سے بہت سے حوالہ دیکر بتلایا کہ لوگوں نے کس طرح اپنے مال کی دہیکی دی اور بتلایا کہ یہ ایک ضروری بات ہے۔ اور اس مضمون سے لوگوں کے دلوں پر ایسا اثر ہوا کہ بعضوں نے جلسہ میں کھڑے ہو ہو کر وعدہ کیا کہ ہم اب سے ضرور بالضرور اپنی آمدنی کا دسواں حصہ خدا کے لئے علیحدہ کرینگے۔ اور صاحب موصوف کے دل میں خدا نے وہ پیغام دیا جس کی ہم کو اشد ضرورت تھی۔ جب وہ اس پیغام کو سنا رہے تھے سچ مچ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسا کہ خدا اُن کے وسیلہ ہم سے کلام کر رہا ہے اور تمام جلسہ کی یہ حالت تھی کہ نقش بر دیوار بنے بیٹھے تھے اور ہر ایک کا دل وعظ کے کلام سے قایل اور گھایل ہو رہا تھا۔ اس وقت میں تمام مضمون کو جو انہوں نے سنایا ہدیہ ناظرین نہ کرونگا۔ کیونکہ مضمون کے طول ہونے کا اندیشہ ہے۔ پر اگر زندگی بخیر رہی تو آئندہ کو اس تمام مضمون کو ناظرین اخبار کے سامنے پیش کرونگا۔ اور میں امید رکھتا ہوں کہ اس مضمون کو پڑھنے سے خداوند انہوں کے دلوں کو اس کام کی طرف لگا دیگا۔ اس وعظ کے بعد ۱ بجے پادری یو ایس جی جونس صاحب نے برکت کے کلمہ کے ساتھ جلسہ کو برخاست کیا۔

تیسرا جلسہ

یکم جون بروز اتوار بوقت چار بجے شام۔

جناب پادری یو ایس جی جونس صاحب نے دعا و گیت کے ساتھ میٹنگ شروع کی اور پھر پادری مہتاب الدین صاحب نے ایک اور مضمون سنایا وہ مختلف نصیحتوں سے تعلق رکھتا تھا اور اس سے بھی ناظرین نے بڑا فائدہ حاصل کیا۔ اس کے بعد دو بپتسمہ ہوئے ایک نابالغ اور ایک بالغ اور بالغ کی عمر قریباً ۲۶ برس کی تھی۔ اس کے والدین مسیحی تھے پر وہ بسبب کیس نہ اتارنے کے مدت سے رکا ہوا تھا۔ پر ان تمام مضمونوں نے اس کے دل کو قایل کیا اور اس نے مسیحی ہونے کی حقیقت کو معلوم کیا۔ اور خداوند نے اس کے دل کو کھولا۔ سو اس نے اپنی شرم کو اتار پھینکا۔ اور خداوند یسوع مسیح کا شاگرد بنا اور اسی وقت سات اشخاص بپتسمہ کے وسیلے کلیسیا میں شریک ہوئے۔ اس کے بعد عشاء ربانی کی رسم ادا کی گئی۔ پھر پادری مہتاب الدین صاحب نے برکت کے کلمہ کے ساتھ جلسہ کو برخاست کیا۔

چوتھا جلسہ

یکم جون بروز اتوار بوقت ۷ بجے رات

بابو گلچند صاحب نے جو کہ مشن اسکول روپڑ کے مدرس ہیں دعا اور گیت کے ساتھ میٹنگ کو شروع کیا اور پھر ایک وعظ اس مضمون پر سنایا کہ مسیحی کو کیا کرنا چاہئے اور کیا نہ کرنا چاہئے۔ اس پر انہوں

نے ان تمام رسومات کا ذکر کیا اور خوب سمجھا دیا کہ تمہاری پرانی رسومات جن کو تم مسیحی ہونے سے پہلے مانتے تھے نا جائز تھیں اور اب انکو ماننا جن کا اونکا پاک کلام ہم کو بتلاتا ہے۔ اُن کی تقریر نے بہت لوگوں کو قائل کیا اور اُمید قوی ہے کہ بہت لوگ اس تقریر سے ناجائز دستورات اور ناجائز رسومات سے کنارہ کشی اختیار کرینگے۔

اس تقریر کے بعد جلسہ کو عام گفتگو کا موقع دیا گیا جس میں اور بہت لوگوں نے بھی اپنی اپنی زبان سے تھوڑی تھوڑی دیر کچھ چند کلمات نکالے بعض نے ناجائز رسومات چھوڑنے کا وعدہ کیا۔ بعض نے دہکی دینے کا اقرار کیا۔ اسی طرح گفتگو ہوتے ہوتے رات کے بارہ بجے پادری یو۔ ایس۔ جی۔ جونس صاحب نے برکت کے کلموں کے ساتھ جلسہ کو رخصت کیا۔

پانچواں جلسہ

تاریخ ۲ جون بروز سوموار بوقت ۹ بجے صبح۔

اس وقت اس جلسہ میں صرف کارندے اور دونوں پادری صاحبان شامل تھے۔ کیونکہ جلسہ چند ایک غور طلب باتوں کے واسطے فراہم ہوا تھا۔ اوّل جلسہ کے اخراجات کا حساب ہوا۔ اور یہ سوچا گیا کہ جلسہ سے کیا کیا فائدے حاصل ہوتے ہیں۔ وہ فوائد حسبِ ذیل ہیں۔ اوّل روحانی جوش۔ ہم نے دیکھا جو مسیحی وہاں حاضر تھا خواہ امیر خواہ غریب ہر ایک کے چہرے سے بشاشت ظاہر ہوتی تھی۔ یہی روحانی جوش تھا۔

دوم۔ آپس میں ملاقات۔ ملاقات کے بعد ہمدردی۔ کلام سے واقفیت وغیرہ وغیرہ آخرکار روحانی خوراک۔ یہ سب چیزیں ان ہمارے گاؤں کے مسیحیوں کو اس جلسہ سے حاصل ہوئی ہیں۔ اب خاکسار ناظرین اخبار سے درخواست کرتا ہے کہ آپ لوگ اپنی خانگی اور جماعتی دعاؤں میں اُن مسیحیوں کو ضرور بالضرور یاد فرماویں۔ تاکہ خدا اُن کو زیادہ روح عنایت کرے۔ اور پھر آپ نور افشاں کے پڑھنے والوں کے لئے دعا کریں کہ وہ بھی اس کو پڑھ کر فائدہ حاصل کریں۔ ہمارے خداوند یسوع مسیح کا جلال ابد ہوتا رہے۔ والسلام۔

راقم مسیح میں آپ کا خادم عیسے چرن بی رام۔ روپڑ ضلع انبالہ

نہ قاضیم نہ مدرس نہ محتسب نہ فقیہ
مرا چہ سود کہ منع شراب خوارہ کنم

حقیقت الاسلام

میں تیار بار ان مسیحی ملاؤں کو کہہ چکا کہ اب اسلام کا پیچھا چھوڑ دو۔ اب اُس میں کچھ نہیں۔ اگر ڈاکٹر فانڈر و عماد اسٹر و محمد مرحوم سے کچھ باقی رہ گئی تھی تو اُس کو مولانا صفدر علے مرحوم پادری ٹھاکر داس مرحوم پورا کر چکے۔ اور آخری مہر اس پر مرحوم اکبر مسیح لگا چکے۔ وہ سچ پوچھو تو اس بحث کا خاتمہ کر چکے۔ مگر ایک یہ اپنی بات کے پورے دوسرے کی نہ سننے والے اسلام کا پیچھا نہیں چھوڑتے۔ نہ معلوم اس میں اُن کو کیا لطف آتا ہے۔ بموجب مثل

بیکار مباش کچھ کیا کر۔ کرتے ہی اُدھیڑ کر سیا کر

نہیں نہیں۔ اس سے بہتر مثال ان کے حق میں پنجابی کی خوب جچتی ہے

وہلی جٹی اُن ویلے

میں تو سمجھتا ہا کہ چھاچھ کو بلوتے ہیں۔ نکالنا نکلوانا کچھ نہیں مگر معلوم ہوتا ہے کہ میں ہی غلطی پر ہوں تحقیقات کا علم بے کران ہے۔ یہ ملا لوگ کوئی نہ کوئی نئی بات نکال ہی لیتے ہیں۔ ہم سے بے علم لوگ خر مہرہ اور گوہر میں کیا فرق جانتے ہیں۔ مگر پرکھنے والے جوہری کرچ کے پتھروں میں سے بھی ہیرا نکال کر دکھا دیتے ہیں پادری ہاول صاحب نے کفارہ پر دو رسالے لکھے تو دکھا دیا کہ ابھی بہت کچھ ہے خالی چھاچھ نہیں مکھن بھی ہے۔

اب ایک دوسرے ہمارے ملا برادر توبہ توبہ ملائیوں پر سے پادری اور صاحب علم پادری اور محقق پادری غلام مسیح صاحب نے تو کمال کر دکھایا۔ اسلام کی تحقیقات کا ایک ایسا نیا پہلو دکھایا ہے کہ احسنت و مرحبا کہے بغیر نہیں رہ سکتے۔

آپ نے تحقیق الاسلام کا ایک عجیب سلسلہ شروع کیا ہے جو بالکل نیا ہے۔ اور ایسا ہمدردانہ مودبانہ محققانہ ہے کہ محمدی برادران اور مسلمان ملا بھی آپ کی داد دئیے بغیر نہ رہینگے۔ جس کے جواب کے لئے کوئی صاحب حوصلہ ہی قلم اُٹھائیگا۔ اگر وہ اپنی جبلی عادت کے مطابق گالیوں یعنی سخت تیز زبان سے کام نہ لیں تو جواب دیتے وقت آٹے دال کا بھاؤ معلوم ہو جائے گا۔

فی الحال انہوں نے تحقیق الاسلام کا پہلا حصہ حقیقت اسلام تالیف و تصنیف کر کے شائع کیا ہے جو اس وقت میرے سامنے ہے۔ اس پر ریمارک یا ریویو لکھنا ہر ایک میرے جیسے ایرے غیرے کا کام نہیں۔ بلکہ یہ صاحب علم محققوں کا کام ہے۔ جبکہ میرے جیسا معمولی لیاقت کا آدمی تو اس تحریر کو سمجھنے سے بھی قاصر ہے تو ریویو کیا لکھیگا۔ میں تو پہلی نظر میں اس کو پڑھتا پڑھتا نصف تک پہونچ گیا تو کچھ بھی میری سمجھ میں نہ آیا کہ ملا غلام مسیح صاحب کیا فرماتے ہیں؟ بہت سوچ و فکر سے حقیقت الاسلام کی حقیقت معلوم ہوئی کہ مضمون و مطلب شاعرانہ نہیں ہے۔ یہ علم و عقل فہم و فراست سے یہ باتیں بوجھی جاتی ہیں۔

غلام مسیح کار ایں کردہ چہ خوش گفت حسنت و مرحبا گفت زہ

تحقیق الاسلام کے متعلق مصنف نے پانچوں رسالوں کا ذکر کیا ہے۔ اوّلاً حقیقت الاسلام۔ ثانیاً اہل الاسلام۔ ثالثاً الٰہ الاسلام۔ رابعاً اصول الاسلام۔ خامساً روح الاسلام جن میں سے حصہ اوّل حقیقت الاسلام تو شائع ہو گیا جو زیر ریویو ہے۔ جس میں مصنف صاحب نے علاوہ دیباچہ و مقدمہ کے گیارہ مضامین پر حسب ذیل بحث کی ہے۔ (۱) اسلام کیا ہے۔ اور کہاں پایا جاتا ہے (۲) موجودہ معتقدان قرآن اور اسلام (۳) تعریف الاسلام از سرسید احمد (۴) سرسید کی تعریف کی تردید (۵) اسلام کی دوسری تعریف (۶) اسلام کی تیسری تعریف۔ (۷) اسلام کے سچے عارفوں کی تعریف (۸) قرآن اور اسلام کی تعریف (۹) بائبل اور حقیقت اسلام (۱۰) ملت حنیف اسلام اور خدا کی بادشاہت کا غیر دین (۱۱) حنیف بت پرستان عرب کا مذہب ہے۔

یہ ارزاں مگر نہایت دلچسپ مضامین اس رسالے میں

بیان ہوئے ہیں۔ بیان کرتے ہیں کہ اسلام بعض علمائے محمدیہ کی تعریف کے مطابق فطرت کا مذہب ہے۔ اور قرآن واحادیث سے اس کی تردید کی ہے۔ یہ بیان قابل دید اور نہایت دلچسپ ہے۔ اسلام اور حنفیت کا فرق بیان کیا ہے۔ کہ اسلام وہ مذہب ہے۔ جو انجیل میں خدا کی بادشاہت سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اس میں اور مسیحیت میں کچھ فرق نہیں۔ جب تک حضرت مکہ میں رہے۔ اسلام یعنے خدا کی بادشاہت کے منادی رہے۔ مگر جب حضرت مکی حضرت مدنی ہوئے تو حنیف بنگئے اور حنفیت بت پرستان عرب کا مذہب ہے۔ دیگر الفاظ میں یہ مضمون گو بعض مسیحی تصانیف میں پایا جاتا ہے۔ مگر پادری صاحب کی تحقیق نرالے پہلو سے ایسی دلچسپ بیان ہوئی ہے کہ بالکل نیا مضمون ہوگیا۔ اور حنفی مذہب کو بزرگان ابراہام کا مذہب بیان کرکے ثابت کیا ہے کہ یہ صرف بت پرستان عرب کا جدی مذہب اور موروثی دین ہے۔ اور قرآن نے خود ملت حنیف یا دین فطرت کی مذمت کی ہے۔ چنانچہ ۳۹ صفحہ کے پہلے پیراگراف میں یوں مرقوم ہے کہ

(۱) قرآن کہتا ہے۔ عربوں کو خدا نے قبل قرآن کوئی کتاب نہیں دی۔ (۲) قرآن کہتا کہ قبل قرآن عربوں کے پاس کوئی نذیر یا بشیر یا نبی یا رسول خدا کی طرف سے بھیجا نہیں گیا۔ ان دونوں باتوں سے عربوں کی حنفیت کا لامذہبی ہونا ثابت ہے (۳) قرآن سے ثابت ہے کہ حضرت محمد صاحب کا وہ مذہب جس پر قبل قرآن آپ کا عمل تھا۔ ضلالت کا مفہوم تھا کتاب وایمان سے محرومی کا مذہب تھا۔ خطا کی حالت تھی غفلت کی صورت تھی۔ ضلال مبین اور ضالة یکونو تعلمون کی صورت تھی اور یہ بات ظاہر ہو چکی ہے کہ قبل از قرآن حضرت محمد صاحب کا مذہب ملت حنیف یا دین فطرة کی تقلید کرتا تھا۔ لہذا دین الفطرة یا ملت حنیف ہی ضلال مبین وغیرہ کا مشار الیہ ہے (۴) قرآن سے ثابت ہے کہ حضرت محمد صاحب نے دین الفطرة یا ملت حنیف ترک کرکے اسلام کی اطاعت قبول کی تھی سورہ کا فرون اس پر گواہ ہے۔ اور بعد اس کے حضرت نے ایسا قرآن پایا تھا۔ جو سراسر بائبل کا مصدق تھا۔ اور حضرت اہل مکہ کو وہی قرآن سنانے کے لئے برپا ہوئے تھے۔ وہ قرآن ایسی تعلیم کا مجموعہ تھا جسے کفار عرب بالکل نہ جانتے تھے۔ مگر حنفیت کی تصدیق کا تمام قرآن حنفائے عرب کے ذہنوں میں تھا۔ لہذا اس سے بھی حنفیت کی کراہیت ثابت ہے (۵) تواریخ سے ثابت ہے کہ حنفیت کو صرف حضرت محمد ہی نے مکروہ کفر جانکر ترک نہ کیا تھا۔ بلکہ حضرت کے زمانہ میں اور کئی ایک حنفا نے حنفیت کو کفر عظیم جانکر ترک کیا تھا اور وہ مسیحی ہو گئے تھے اور یہ تمام حنفا حضرت محمد صاحب کے ہی خاندان کے تھے۔ اس سے بھی حنفیت کے کفر اور لا مذہبی ہونے کا ثبوت نکلتا ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ الخ

میں پادری غلام مسیح صاحب کی محنت کی دل سے داد دیتا ہوں۔ اور خداوند کے کلام کی اس آیت کو یاد دلاتا ہوں کہ

خداوند میں تمہاری محنت بے فائدہ نہیں میرا خدا آپ کی مدد کرے اور اپنے روح سے آپ کا ہادی بنے اور رہبر ہووے کہ اس کے جلال کے واسطے اور ضلال مبین کو دور کرنے کے واسطے زیادہ زیادہ آسمانی نور بخشے۔

یہ ۹۵ صفحہ کا رسالہ حقیقت الاسلام نہایت عمدہ خوشخط ڈیمی کاغذ پر لودیانہ مشیم پریس میں طبع ہوکر امریکن ٹریکٹ سوسائٹی کی طرف سے شائع ہوا ہے۔ اہل اسلام کیواسطے خصوصاً اور تمام دیگر مباحثین کے واسطے عموماً قابل قدر تحقیقات کا ذخیرہ ہے۔ قیمت برائے نام صرف پانچ ٹکے۔ لودیانہ بک ڈپو سے ملسکتا ہے۔

مرقومہ :- واعظ

پادری جان فورمن صاحب کے لکچر الہ آباد میں

گذشتہ سے پیوستہ۔

۱- خداوند اپنی جان دے کے دنیا کو بچائیگا۔

مصر کے مینار جو دنیا کے عجوبات میں سے ایک ہیں یوں اس طرح بن گئے۔ کہ زمانہ قدیم میں بادشاہوں اور دیگر بڑے بڑے لوگوں کی لاشیں وہاں پر رکھی جاتی تھیں جو دو ہزار یا تین یا چار ہزار برس تک بدستور رہتی تھیں۔ درجگاتی تھیں۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک لاش سے اتنا کپڑا اتار اگیا جو تیس میل لمبا تھا انہیں میناروں میں ایک مقبرہ تھا۔ جس میں کچھ گیہوں رکھا گیا تھا جب اس قبر سے گیہوں نکالا گیا تو اس میں جان تھی دو ہزار برس بعد وہ بویا گیا انمیں کلیاں نکلیں۔ بالیں پھوٹ آئیں۔ اگر وہ بویا نہ جاتا تو اکیلا جیسا کہ تھا پڑا رہتا یہ دانہ مرنے اور سڑنے لگا۔ اور پھر کلی نکلی اور پھل بہتایت سے پیدا ہوا۔ خداوند فرماتا ہے جو اپنی جان بچائیگا سو وہ اُسے کھوئیگا۔ جب سے خداوند نے اوتار لیا انیس سو برس کا عرصہ گذر گیا دیکھئے کتنا پھل پیدا ہوا ہے۔ قریب ۳۰ لاکھ مسیحی ہیں۔ چین میں یہ بیج بڑے زور سے زمین کو پھاڑ کر نکل رہا ہے۔ اور مسیحیوں سے درخواست کی گئی ہے۔ کہ وہاں کے پریذیڈنٹ کے لئے اور اہل ملک کے لئے دعا کریں۔ ٹو اکٹر مارٹ صاحب کے درسوں کی تاثیر ہے۔ بہت لوگ وہاں سے اور کوریا سے ایمان لا رہے ہیں۔ امریکہ یورپ اور ایشیا اور دنیا کے دیگر حصص اس ایک دانہ کے پھل ہیں۔ خداوند نے کوئی پولیس کے سپاہی بھیجکر زبردستی نہیں کی۔ ظلم نہیں کیا۔ خداوند چاہتا تو اپنی جان بچا سکتا تھا مگر بچانے سے وہ اکیلا رہتا اور نجات کا کام پورا نہ ہوتا۔

دنیا میں پاپ اور دُکھ ہوتے ہیں بہتیرے۔
پوری شانتی دینے کو راجہ یسوع آیا۔

راجاؤں کا راجہ پربھوؤں کا پربھو
راجہ راجب آیا ہلیلویاہ آیا۔
شیطان کے جیتنے کو راجہ یسوع آیا۔

آپ نے بہت دفعہ کسان کو بیج بوتے دیکھا ہوگا جب بیج بونے کا وقت آتا ہے تو وہ بیچارہ اپنی بیوی کا زیور گروی رکھکر بڑے بھاری سود پر دس بیس روپیہ کا عمدہ سے عمدہ گیہوں بیج کے لئے خرید لیتا ہے۔ بال بچے فاقہ کشی کی تکلیف اٹھاتے ہیں وہ اپنی دولت کو زمین پر پھینک دیتا ہے۔ اس امید پر کہ کسی نہ کسی دن پھل لائے گا۔ یہ تو کسان کی اور مذہب کی بات اور ہے۔ خداوند نے بھی مر کر دنیا کو جیتا دنیاوی لوگ مسیح کی موت کا انکار کرتے ہیں اور مسیحیوں کو مغالطہ میں ڈالنا چاہتے ہیں۔ ہم اس کے مار کھانے سے چنگے ہوئے۔ اس نے ہمارے دکھ درد سب اٹھا لئے۔ ہم اس کے ساتھ دوبارہ جنم لیتے ہیں۔ ہم اس کے حکم مطابق اس کے نام کی خوش خبری آپ کو سناتے ہیں۔ اس نے فرمایا کہ جب تک میں نہ آؤں میرے نام کی منادی ہر قوم اور ہر فرقے میں کرو اگر خداوند چاہتا تو سکندر اعظم۔ نپولین بوناپارٹ۔ اکبر اعظم سے بڑھکر نام پیدا کر سکتا تھا۔ مگر اس نے دنیا کی دولت کو تج جانا۔ اگر وہ ایسا کرتا تو ہم فضل کے وارث نہ بن سکتے۔

۳۔ چار ضروری باتیں ہیں جن کی طرف میں آپ کی توجہ دلایا چاہتا ہوں۔

ا۔ یسوع نے کہا کہ "میں مر جاؤں"۔
ب۔ رسولوں نے کہا کہ "تم بھی مر جاؤ"۔
ج۔ دنیا کے واسطے کہا کہ "جیسا دو گے ویسا پاؤ گے"۔
د۔ شہادت کا درجہ بہشت۔

یہ جو خداوند کی تعلیم ہے۔ اس میں اور مذاہب کی طرف بھی اشارہ ہے۔ یعنی قربانی سمجھیے۔ بلیدان ہونے کی رسومات اہل یہود میں یہ بات تھی۔ ازل سے قائن اور ہابیل کی روائی اس امر کی گواہی ہے۔ کپڑے کے تھان جو ولایت سے آتے ہیں ان کے شروع میں ایک سنہرا دھاگا ہوتا ہے۔ پھر تھان کا کپڑا مکاشفات کی کتاب میں برے کی تعریف بار بار آئی ہے۔ یہ سب نشانیاں اس کے بلیدان ہونے کی ہیں۔ خدا نے ایسی الفت سے جہان کو کیا پیار
کہ بخشا اپنے بیٹے کو تا ہووے فدا کار۔

یہودی خاص ہیکل کی مخصوصیت کے وقت ہزاروں قسم کی قربانیاں چڑھایا کرتے تھے۔ بہت سے مذاہب ہیں جو نیکی کرنے پر زور دیتے ہیں۔ بیشک نیکی کرنا اچھی بات ہے مگر یہ تو آئندہ کے لئے ہے۔ گزشتہ گناہ کے لئے کیا اپاؤ یا چارہ ہے خداوند فرماتا ہے کہ "تمہاری بدکاریاں مجھ پر لاد دی گئیں"۔

امریکہ کے براعظم میں پہلے تجارت غلاماں بہت زور شور سے ہوتی تھی۔ ابراہام لنکن نے یہ حکم سنایا کہ سب غلام آزاد کئے جائیں۔ کسی دور کے دیہات میں ایک غلام تھا جس نے یہ خبر نہ سنی تھی۔ ایک شام ایک سکول میں جہاں بہت غلام جمع تھے۔ وہ بھی گیا اور وہاں اس نے سنا کہ سب غلام آزاد کئے گئے۔ وہ بہت خوش ہوا اور اس کی خوشی کا اندازہ سوائے اس غلام کے اور کون لگا سکتا ہے۔ مبارک وہ جسکا گناہ بخش گیا اور وہ گناہ کی غلامی سے آزاد ہو کر سچائی میں آ گیا تمام دنیا کو یسوع نے آزاد کر دیا ہے۔ افسوس ہے کہ دنیا کے لوگ بیجا بحث مباحثہ کرتے ہیں۔ حالانکہ اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں کہ مسیحی مذہب ہی فقط اکیلا ایسا مذہب ہے جو سب قسم کی رکاوٹیں۔ بدعتیں ذات پات توڑ تاڑ کر ہمیں خداوند یسوع میں ایک کر دیتا ہے۔ کئی روز سے متواتر اس پیارے نام کا پرچار یہاں ہو رہا ہے۔ اب گیارہ کا وقت ہے۔ آؤ آج ہم اس یسوع نام کا نقارہ دنیا کے ہر چہار سو پیٹیں۔ تاکہ بہرے لوگ بھی سن لیں۔ کہ خداوند یسوع دنیا میں گنہگاروں کے بچانے کے لئے آیا ہے۔ میرے عزیز دوستو محض دنیا کی محبت آپ کو اس پیارے منجی دقانی کے قدموں پر گرنے سے روکتی ہے۔ ایک دفعہ اس پر ایمان لا کر تو دیکھئے کہ کس قسم کی تبدیلی وہ آپکے دل میں پیدا کر دیتا ہے۔ کہ آپ دنیاوی شخص سے بلکہ ایک روحانی دینی طبیعت کے آدمی بن جاؤ گے۔ خدا کرے کہ آپ اس کی محبت کی گہرائی کو ناپ سکیں اور خود بچیں اور اپنے عیال و اطفال کو گناہ کی غلامی سے بچائیں۔ اس کے بعد پادری فورمن صاحب نے سامعین کا شکریہ ادا کیا۔ پھر ایک گیت گایا گیا اور دعا مانگی گئی۔ الہ آباد کے لوگوں کو ان درسوں سے بہت فائدہ ہوا۔ ہم حقیقت میں جناب پادری فورمن صاحب کے تہ دل سے مشکور ہیں کہ وہ سال بسال اگر روحانی خوراک سے ہمیں سیر کرتے ہیں۔ خداوند یسوع اپنے جلال کی خاطر انہیں خوب استعمال کرے آمین

ہمارے دوست ذکا کے دل پر پادری فورمن صاحب کی باتوں کا ایسا اثر پڑا کہ وہ بے خود ہو گیا اور گرجے سے باہر نکلکر راقم مضمون سے دریافت کرتا ہے کہ جناب میں کہاں جاؤں۔

افلاطون: ذکا او ذکا!! تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ ہوش میں آؤ۔

ذکا: برادرم میں تو پادری فورمن صاحب کے ساتھ سینوڈ کو جاؤنگا اور فوراً مسیحی گلے میں شامل ہو جاؤنگا۔

نوٹ:- چونکہ رات زیادہ گزر گئی تھی۔ لہذا افلاطون ذکا کو گھر لے گیا۔ مگر دوسرے روز راقم مضمون ان کے دولت خانہ پر بلائے مبرم کی طرح جا پہونچا۔ ان دونوں دوستوں کے درمیان جو کچھ گفتگو ہوئی وہ اس مضمون کے شائع ہونے کے بعد ناظرین کے پیش کی جائیگی۔

استدعا ہے کہ آپ دعا کریں جو بیج اس طرح سے بویا جاتا ہے اسے چڑیاں نہ چگ جائیں۔ بلکہ فضل کی بارش سے اُگے اور پھل لاوے۔ کوئی تیس گنا۔ کوئی ساٹھ گنا اور کوئی سو گنا آمین۔

مسیحیوں کا خادم۔
ایم۔ این۔ ہوز۔ مٹھی گنج الہ آباد۔

جرمن کے مشہور توپ بنانے کا کارخانہ نے حال میں ایک قسم کی توپ تیار کی ہے جو ہر طرح سے مفید اور کار آمد ہے۔ اس میں فائدہ یہ ہے کہ فولادی توپ جہاں وزنی ہونے کے سبب سے پہونچائی نہیں جا سکتی وہاں یہ آسانی سے کام دے گی۔



شرقپور میں ۲۰ جون ۱۹۱۳ء کی خوشی

ہز اکسیلنسی وسے وئیسرائے ہند کے جنم دن اور صحت یاب ہونے کی خوشی یوں تو تمام ہند میں نہایت گرمجوشی کے ساتھ منائی گئی۔ مگر تحصیل شرقپور ضلع گوجرانوالہ میں جو خوشی منائی گئی وہ بھی قابل اظہار ہے۔

حکام تحصیل اور تھانہ اور بندوبست اور شفاخانہ اور میونسپل کمیٹی کے ممبروں نے شہر کے تمام رئیسوں کے ساتھ ملکر یہ انتظام کیا کہ تاریخ مذکور کی صبح کے ۸ بجے سے ۹ بجے تک کا وقت ہندو آریہ سکھوں مسلمانوں اور مسیحیوں کی مشترکہ دعا کا وقت ہو اور امریکن پریسبیٹرین مشن کے خادم الدین متیم شرقپور کی امامت کے ساتھ یہ تمام گھنٹہ دعا و شکر گزاری میں صرف کیا جائے۔ چنانچہ وقت مقررہ پر پادری صاحب تحصیل کے صحن میں بائیبل شریف لیکر چند نادوں اور مسیحیوں کے ہمراہ اور باجے کے حاضر ہوئے صحن تحصیل میں ہر ایک محکمہ کے حکام اور شہر کے رئیس اور دیگر صاحبان حاضر تھے۔ جو دعا کی غرض سے آئے تھے۔ دعا کے شروع میں ہارمونیم کے ساتھ "کھیاں جلپاں بار میں دل پیاراں" کا زبور گایا گیا اور کلام اللہ میں سے زبور ۳۳ و ۱۳۹ و ۵۴ بطور ورد پڑھے گئے۔ اور ہز اکسیلنسی دی وائیسرائے ہند کی عمر درازی اور صحت وتندرستی کے لئے دعائیں اور شکر گزاریاں کی گئیں اور زبور ۳۴: ۱۹ پر مختصر وعظ سنا کر ظاہر کیا گیا کہ خدا نے کیونکر اپنے اس کلام کو ہز اکسیلنسی دی وائسرائے ہند کی حفاظت میں پیدا کرکے حضور کے دشمن کو نامراد اور ہمیشہ کے لئے لعنت وملامت کا نشانہ بنا دکھایا۔ جسکا تمام حاضرین پر نہایت اچھا اثر ہوا۔ دعا و عبادت کے ختم ہونے کے بعد سکول کے لڑکوں کو مٹھائی تقسیم ہوئی۔ مٹھائی کی تقسیم کے بعد نقال وگویئے آ حاضر ہوئے۔ ان کے گانے بجانے کے بعد شربا کر کھانا دیا۔ صبح کے بارہ بج گئے۔

تب حکام نے ایک گھنٹہ کی مہلت لیکر خود کھانا کھایا۔ قریباً ایک بجے بازیگروں کا کھیل تماشہ شروع ہوگیا۔ اُن کے کھیل تماشہ کے بعد پھر نقال وگویئے اپنے اپنے جوہر دکھاتے رہے۔ اس کے بعد پہلوانوں کی کشتیاں شروع ہوگئیں۔ سات جوڑ کشتیوں کے ہوئے۔ بعدہٗ تحصیل شرقپور کے رئیسوں کو اپنی اپنی خوشی کے اظہار کا موقعہ دیا گیا۔ اسی سلسلہ میں قریباً ۸ بج گئے۔ پھر شہر اور تحصیل کے حکام اور رئیسوں نے باہم ملکر مٹھائی کھائی اس کے بعد آدھ گھنٹہ کا وقفہ ملا تب پھر آتشبازی شروع ہوگئی۔ غرضیکہ تمام دن شرقپور میں کمال خوشی سے کٹا۔ تمام لوگوں میں ایک عجیب قسم کی گرمجوشی بھری تھی اور شب کو تمام شہر میں گھر گھر چراغوں کی روشنی سے منور تھا۔

حضور وئیسرائے ہند کی عمر درازی اور شفا پانے سے ہم پر پاک کلام کی سچائی کی عجیب جھلک پڑی جو فرماتا ہے۔ کہ صادق پر بہت سی مصیبتیں ہوتی ہیں۔ پر خداوند اس کو ان سب سے چھڑاتا ہے۔ وہ اُس کی ساری ہڈیوں کا نگہبان ہے۔ ان میں سے ایک بھی ٹوٹنے نہیں پاتی۔ اور خداوند کا فرشتہ ان کی چاروں طرف جو اس سے ڈرتے ہیں ڈیرا کیا کرتا ہے اور انہیں بچا رکھتا ہے۔

آخر میں ہماری دعا ہے کہ زندہ خدا ابد تک حضور پر اپنی حفاظت ورحمت کا سایہ اور حضور کے دشمنوں کو تا ابد نامراد رکھے۔ آمین۔ غلام مسیح

راولپنڈی میں ۲۰ جون کا دن

بزم نشاط ۲۰ جون کا دن بھی ہندوستان کے واسطے کیسا مبارک دن تھا۔ جبکہ اس کی کل سرزمین غیرت فردوس بریں نظر آرہی تھی۔ مگر اس کا ایک نظارہ خاص طور سے قابل ذکر ہے۔ یعنے اسی شام کو سات بجے سری بابا گربخش سنگھ صاحب بیدی سی آئی ای کے باغ آتیہ کے دوشاندار اور روشن دماغ نونہالوں بابا دیا سنگھ بیدی۔ بابا سرندر سنگھ صاحب بیدی متعلمان مشن ہائی سکول راولپنڈی نے اپنی کوٹھی واقعہ متصل کمپنی باغ شہر راولپنڈی میں ہز ایکسیلنسی جناب لارڈ ہارڈنگ صاحب بہادر کے غسل صحت وسالگرہ کی مبارک تقریب پر ایک شاندار پارٹی دی جس میں ہر مذہب وملت کے اصحاب گارڈن مشن کالج کے پرنسپل صاحب معہ پروفیسر صاحبان سکرٹری نے انسپکٹر صاحبان مشن ہائی سکول ہیڈ ماسٹر معہ جملہ مدرسین ومتعلمان ہائی کلاس شامل تھے۔ یہ پارٹی ایسے وقت اور ایسے موقعہ پر دی گئی۔ جس کے دیکھنے اور سننے میں فرق ہے۔ لب سڑک صحن باغ میں فرش مکلف بچھا ہے۔ حسب مناسب کوچ اور کرسیاں ومیزیں لگی ہیں۔ ہر ایک چیز از قسم شیرینی ومیوہ جات قرینے سے چنی ہیں۔ سوڈا واٹر کی بوتلیں پھٹا پھٹ کھل رہی ہیں۔ گراموفون پر پیہم ریکارڈ دوہرے جاتے ہیں اور سریلی تانوں سے سامعین کو مست ومسرور بناتے ہیں اور خود ہر دو صاحب زادگان کمال خندہ پیشانی سے مصروف مدارات دیکھکر بے اختیار دل بول اُٹھا ؎

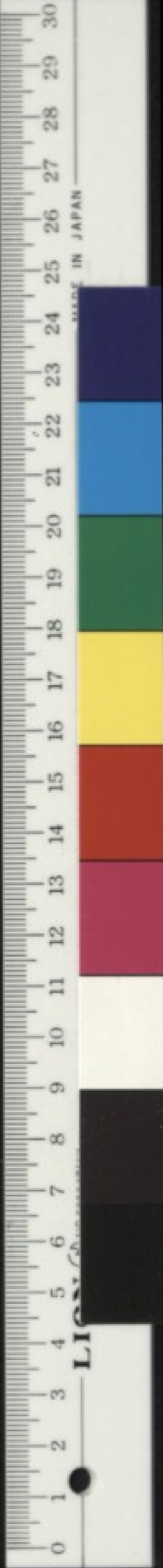
ہے دعا بسمل کی دل سے تیرے حق میں بار بار
دے تمہیں توفیق ایسی ایسا ہی دل کردگار۔

ماحضر تناول کرنے سے پہلے مسٹر بی سیموئیل صاحب بی اے ہیڈ ماسٹر مشن ہائی سکول راولپنڈی نے ہر دو نوخیز ونوجوان صاحبزادوں کی حسن لیاقت گورنمنٹ کی سچی بہی خواہی اور لارڈ صاحب موصوف کے غسل صحت پر خدا کا شکریہ ادا کیا تھوڑی دیر کے بعد پارٹی حسب قاعدہ رخصت ہوئی۔

بقلم دو نیچند مدرس مشن ہائی سکول راولپنڈی از مسٹر بی سیموئیل صاحب بی۔ اے ہیڈ ماسٹر مشن ہائی سکول

امریکی لیڈیاں اب جیب گھڑیاں اپنی جوتیوں میں لگانے لگی ہیں۔

پیرس میں آجکل یہ فیشن ہوگیا ہے کہ خوشبو دیر جلد بند رہے گی گلشن کے پہونچا وہ سچائی ہے۔





شعروسخن

شہنشاہ جارج پنجم کا قومی گیت

از قلم حکیم میر کریم الدین - برقؔ - مجیٹھا - ضلع امرتسر

جارج پنجم جارج پنجم راج سلامت ہو تیرا
دشمن سرکش ہوں برباد رتبہ تیرا ہو اعلےٰ
سارے بدخواہ ظالم سرکش ازتباہ ہوں کل اُٹھ
ہو اقبال ہمایوں تیرا - مرح سرا ہو شاہ وگدا
حشمت کی ہو جہانیت قسمت کا غالب سایہ
عمر ہو خضری شوکت رعال فضل آلہی تاج بنا -
دنیا ساری مل کر گائے مہبہ تعریف اور حمد وثنا
بخت مبارک منصب ارفع بخشش کا دریا ہو
چمک رنگ ہو تیری غالب جاہ وحشم ہو تیرا بڑا
نوکر ہوں سکندر جیسے حاتم سے دربان پایہ
مشرق سے مغرب تک اور جنوب وشمال تک
مادے یکتا ہی تک کل فرشتے اور ملک -
تیری ہی توصیف الاپیں - بادل بجلی ماکروک
ہوا جلا جگ میں تیرا ٹھہتی جاوے روز چمک
تجھ سے ہو عالم نورانی جگ میں چمکے نور وضیا
ہندی جاپانی چینی کافر اور ملائی گائیں گیت -
ترکی اور حبشی - جرمن سارے مانیں تیری جیت
سندھی اور تیلی - بربر - گُور - عرب ہو تیری جیت
امریکن افریقن مصری آدم حیوان بھوت پریت
جھنڈ لہرائے ان پر تیرا - سایہ نیچے ہووے جا
ہو خدا کی رحمت تجھ پر - ہوں سلامت اہل وعیال
اور گھرانا شاہی تیرا ہووے بڑھ کر جاہ وجلال
صنعت وحرفت عہد تیرے میں ہو پیدا اہل کمال
بستی ہیں ویرانہ ہیں علم کے بجتے ہوں گھڑیال
حفظ صحت اور ریل کی پٹری تار سے ملحق ہوتی جا
برقؔ کو یہ ناچیز ہے تحفہ ہر محبت اس نے لکھا -
جارج پنجم - جارج پنجم - امن وامال کو تجھ سے بقا
منظوری کا درجہ بخشو ورنہ ہووے اس میں فنا
راج سلامت - راج سلامت میری ہر دم ہو یہ دعا
آمین - کہتے سارے ہندی شام وسحر کریں یہ غوغا -

غزل

دیکھتے ہیں جب تجھے شان خدا پاتے ہیں ہم -
ہم تمہارے ہیں ورجنت کھلا پاتے ہیں ہم -
چشمہ آب بقا ہے معدن جود وسخا
مجدا ہی کیا تجھی کو منتہا پاتے ہیں ہم
گر نہیں ہے تو خدا تو کون ہے معبود کبریا
تذکرہ عالم میں تیرا جا بجا پاتے ہیں ہم
اس سے ظاہر ہوتی ہے شان مسیحی عاصیو
جب دعا کرتے ہیں دل کا مدعا پاتے ہیں ہم
ہے مسیحا کی ندامت پہ اپنے پیار کی -
جو سزا پاتے ہیں عصیاں کی سزا پاتے ہیں ہم
کب کہا بیٹا کسی کو اپنا خالق نے بھلا -
اک مسیحا کو ہی فرزند خدا پاتے ہیں ہم
کس کو بتلائیں ہم اپنا مونس وہمدم یہاں -
آپ کی اُلفت مسیحی بے ریا پاتے ہیں ہم -
کیوں تری اُلفت کا دم بھرتے نہ ہم ہر دم بھریں
نام لیتے ہی ترا ہر دم ہیں شفا پاتے ہیں ہم -
عاصیوں کا اک مسیحا ہی ہے شافع اے ثمرؔ
ہر کتاب آسمانی میں لکھا پاتے ہیں ہم -

از حاکم رائے - ثمرؔ -

انتخاب الاخبار

انجمن کیمیاگران لنڈن

معلوسی باکیا سازی میں ایک دنیا مبتلا نظر آتی ہے خیال تھا کہ جدید تعلیم سے ایسی باتیں نامعقول ثابت ہو جائینگی اور انسان یہ سمجھ لیگا کہ قدرت کی کسی چیز کی نقل نہیں ہو سکتی چاہے وہ نیم کی پتی کیوں نہ ہو - چہ جائیکہ سونا بنانا - لیکن نہیں معلوم ہوتا ہے سائنس کی وسعت اور روز بروز محیرالعقول ایجادات واختراعات کے معرض ظہور میں آجانے سے انسان پھر کیمیا اور پارس کی جستجو میں مبتلا ہو گیا ہے - اور وہ ناممکن کہتے ہیں کہ یہی چیزیں اسی طرح پہلے بتائی جاتی تھیں - مگر وہ آخرکار ممکن ہو گئیں اور سائنس کے نزدیک اب کسی چیز کو ناممکن کہنا بیوقوفی ہے - حال میں ایک کیمیاوی سوسائٹی لنڈن میں قائم ہوئی ہے - جس میں کئی مشہور سائنس دان داخل ہوئے ہیں - اس سوسائٹی کا مقصد قدیم کیمیاگروں کے فلسفیانہ تاریخی اور حکیمانہ خیالات و تصنیفات کا جانچنا قرار پایا ہے - گزشتہ دس برس سے کیمیاگری کا شوق لوگوں میں بہت بڑھ گیا ہے - اور اس شوق کے بڑھ جانے کی زیادہ تر وجہ یہ ہے کہ تقریباً ایک برس ہونے کو آتا ہے - ایک بہت مشہور ومعروف سائنسدان نے یہ بیان کر دیا تھا کہ معدنیات کا تبدیل ماہیت کر دینا ناممکن نہیں - فرانس میں کیمیاوی سوسائٹی ایک عرصہ سے قائم ہے - اور اس کی ممبری چنداں آسان نہیں ہے - داخلہ کا امتحان بہت سخت ہوتا ہے - اور پی ایس سی کے ڈگری داران کے ساتھ البتہ واحد مستثنا ہو کیمیاگروں کا قول ہے کہ تمام دھاتوں کے لئے ایک عام اصول ہے - اور جس وقت یہ اصول دریافت ہو گیا - اس وقت تبدیل ماہیت ممکنات سے ہوگی - بیان کیا جاتا ہے ریڈیال

نام ایک کیمیا گر نے شاہ انگلستان ایڈورڈ اول کے لئے ایک مارہ میں پچاس ہزار پونڈ کا وزنی خالص سونا پارہ سیسہ اور ٹین سے بنایا تھا۔ اس عنوان پر ایک لاجواب کتاب بنام صنعت تبدیل ماہیت ہے۔ جس کی نسبت بیان کیا جاتا ہے وہ پاپا جان دوازدہم کی تصنیف سے ہے۔ برٹش عجائب خانہ میں اس کی دو جلدیں موجود ہیں۔ ایک قدیم فرنچ اور دوسری لاطینی میں ہے، اس کتاب میں کیمیا گری کے نسخے درج ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے جب پوپ مسطور مرا تو اس کے خزانہ میں ۲۵ ملین اشرفیاں نکلیں۔ سترہویں صدی عیسوی میں بہت سی کتابیں اس عنوان پر لکھی جا چکی ہیں۔ لوگوں کا خیال ہے کہ گندھک پارہ نمک وغیرہ کے الفاظ اصطلاحی ہیں۔ اور ان کے صحیح معنے کا دریافت کرنا سب سے پہلے ضروری ہے۔ (عام)

عجیب خبر

بیرسیال سے ایک عجیب و غریب خبر سننے میں آئی ہے کچھ عرصہ ہوا ایک مسلمان جو دست فروشی کا کام کرتا تھا۔ یکایک مرگیا اور میونسپلٹی کے قبرستان میں اس کی لاش دفن کردی گئی۔ دوسرے روز معلوم ہوا کہ اس کی قبر کھود ڈالی گئی اور لاش کا سر اور پاؤں اور دست کاٹ کر کوئی شخص لے گیا۔ اثنائے تحقیقات مقدمہ میں معلوم ہوا کہ ایک نوجوان شخص مسمی یوسف علی کچھ ٹھیاں رہ رہا تھا۔ چنانچہ نامبردہ گرفتار کر لیا گیا۔ اور اس کا مقدمہ مجسٹریٹ کے اجلاس میں پیش ہوا۔ نامبردہ نے اپنے جرم کا اقبال کرکے کہا کہ میں نے یہ حرکت اس وجہ سے کی کہ ہڈیاں ایک عمل کے لئے درکار تھیں جس سے مقصد یہ تھا ایک نوجوان عورت کو مجھ سے زیادہ محبت پیدا ہو جائے۔ مقدمہ عدالت میں ہے۔ (عام)

آیوڈین سے پلیگ کا علاج

مسٹر بوتھ ٹکر کی ایک چٹھی شائع ہوئی ہے جس میں ٹنکچر آیوڈین کے ذریعہ سے پلیگ کے علاج میں کامیابی ہوئی ہے۔ اس پر توجہ دلائی ہے۔ اس چٹھی سے معلوم ہوتا ہے کہ مکتی فوج کے افسروں نے گزشتہ دو سال میں اس طریقہ سے علاج کیا ہے۔ اور صوبجات متحدہ میں اس میں بہت کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ ۷۰ میں سے ۵۶ بیماروں کو آرام ہوا اور ضلع لودیانہ میں ایک نرس نے ۵۶ اشخاص کا علاج کیا جن میں سے ۵۱ اچھے ہوگئے۔ اس چٹھی میں مریضوں کے نام ان کی عمر اور مادہ طاعون کی جگہ وغیرہ سب باتوں کی تفصیل درج کی گئی ہے۔ اور اس علاج کی ترکیب حسب ذیل تحریر ہے۔

ٹنکچر آیوڈین کا ایک قطرہ تھوڑے پانی میں ملا کر ہر دو گھنٹہ کے بعد پئیں یہ تو اندرونی علاج ہے۔ اور باہر طاعونی گلٹیوں پر دن میں بار بار آیوڈین کا لیپ کریں۔ اُمید ہے کہ اس تجربہ سے اور لوگ بھی فائدہ اٹھائیں گے۔

اخبار عام۔

حالات جاپان اُردو	۳ر و ۸ر
شریف بیبیاں	۳ر و ۶ر
چندر لیلا سادھنی اُردو ۲ر و ۶ر گورمکھی	۲ر
رشیوں کا آبائی وطن	۲ر
آواگون یا آئندہ زندگی	۲ر
تناسخ کا کھنڈن	۲ر
سیر ہند	عہ
بچوں کی پرورش	۱ر
لیبوریٹری بیٹھک	۱ر
وکیل کی سرگذشت رومن اُردو	۶ر
دو سوال (ناستک تعلیم کار وازروئے فلاسفی)	۳ر
سورج پرکاش ۴ر و ۶ر مجلد	۱۲ر
ملکہ آسٹر کا احوال باتصویر ولایتی	۸ر
ملکہ روت کا احوال "	۶ر
موسیٰ کا احوال "	۶ر
وشنو کے دس اوتار	۲ر
ویدک تصنیفات	۱ر
اصلاح تمدن	۵ر
اصلاح زراعت	۱ر
صنعت و دستکاری	۲ر
ویدوں کی قربانیاں اور چڑھاوے	۳ پائی
ویدوں کی دیوتا پرستی	"
ویدوں کی ازلیت	۶ پائی
پرستش حیوانات	۳ پائی
تیرتھ	۶ پائی

اہل ہنود کے تیوہار	۶ پائی
تاریخ مذہب	۸ر
تاریخ روم	۸ر
تاریخ مصر	۸ر
تاریخ یونان	۸ر
مرقع روس	۸ر
قدیم مسیحیوں کے حالات	۲ر
حیات پولوس	۴ر
حیات داؤد	۸ر
راہ زندگی	۱۲ر
موازنہ مذاہب رومن	۸ر
گنجینۂ اسلام رومن	۸ر
راسپال سنگھ رومن اُردو	۸ر
تلاش حق اُردو و رومن اُردو	۳ر و ۹ر
دولت لازوال اُردو ۳ر - ۵ر -	۸ر
" رومن اُردو	۸ر
عزت بیمثال اُردو ۳ر - ۵ر -	۸ر
" رومن اُردو	۸ر
اصلاح اخلاق	۴ر
ہند کی افلاس کا انسداد	۱ر
شادی کی بابت خیالات	۱ر
سچی اور جھوٹی خیرات	۳ پائی
صفائی کی ضرورت	۳ پائی
دعوت اسلام	۶ پائی
مسیح کا نمونہ	۸ر

مسیح کے خاص دوست	۸ر
کشف الحقائق	۸ر
بے گناہ نبی	۳ پائی
فارقلیط	۳ پائی
حضرت اسحٰق و اسمٰعیل	۳ پائی
حضرت محمد	۳ پائی
انجیل شریف کی صحت و درستی	۳ پائی
اسمار الٰہی	۳ پائی
خدا کے دس حکم	۳ پائی
مسیح کے حق میں پیشینگوئیاں	۳ پائی
مسیح یا محمد	۳ پائی
نماز	۳ پائی
قرآن	۳ پائی
سچا اسلام	۳ پائی
یسوع مسیح	۳ پائی
یسوع مسیح کی موت اور جی اُٹھنا	۳ پائی
سورہ فاتحہ	۳ پائی
ہمارا شافع کون ہے	۳ پائی
خدا ہمارا باپ	۳ پائی
کیا انجیل منسوخ ہوگئی	۳ پائی
انصاف کا دن	۳ پائی
فہرست قرآن رومن اُردو فی جلد	۶ر
لفظ دیو کی وبابندی تفسیر - رگوید میں سے بزبان انگریزی مصنفہ ڈاکٹر ایچ - ڈی - گرسیولڈ	۲ر

پتہ - کرسچن بُک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای - ایم - ویری
صاحب آنریری سکرٹیری سی - ایل - ایس بذریعہ وی - پی +

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

کلوروڈائن

یہ انگریزوں کی خانگی دوا ہے۔ ریاحی درد۔ مروڑ خواہ کسی صورت سے ہو اسکی ایک دو خوراک سے جاتا ہے۔ اسہال۔ اون کے دست پیچش کے لئے یہ نہایت مفید ہے۔ ڈاکٹر برمن نے انگلینڈ کے نامی دواخانہ سے بنوائی ہے دیگر قیمتی کلوروڈائن کے برابر ہے اور قیمت ارزاں ہے قیمت ۱ر شیشی محصولڈاک ۵ر ۱۲ر شیشی للعہ محصول ۱ر

پین ہیلر

اندرونی درد وپیٹ مروڑ اس سے دور ہوتی ہے۔ اندرونی۔ بیرونی درد موچ چوٹ سے یا گٹھیا کے سبب جوڑوں میں یا گانٹھوں میں ریاح یا سردی سے۔ کمر کولہا پنجر گردن وغیرہ میں یا جیسا درد ہو اسکے مالش سے جاتا ہے ڈاڑھ مسوڑہ کی درد کو بھی فائدہ کرتا ہے قیمت ۱۲ر شیشی ڈاک محصول ۵ر +

ڈاکٹر ایس کے برمن ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

پریسبیٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے۔ اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پاسکتے ہیں۔ ۶۱ برس میں اس فنڈ نے ۰۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے اگرچہ ممبران نے صرف ۰ ہزار روپیہ چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ۴۳ ہزار روپیہ نقد موجود ہے۔ ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر ہو سکتا ہے اور نئے پراسپیکٹس (اردو انگریزی) مینجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم۔ اے نو لکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

مخزن مسیحی

یہ رسالہ ہر ماہ پہلی اور پندرہ تاریخ بزبان انگریزی اور رومن اردو میں الہ آباد سے شائع ہوتا ہے۔ اس میں کلیسیائی اور ملکی خبریں کرسچن اینڈیور کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شائع ہوتے ہیں +

چندہ سالانہ بموجب تنخواہ خریداران کے ۱۲ر سے لیکر دو روپیہ تک ہے نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور حسوا یو۔ پی سے طلب کر سکتے ہیں +

تواریخ کلیسیا

یہ کتاب رومن اردو میں چھپ کر تیار ہو گئی ہے اس میں کلیسیا کے حالات مختصر طور پر شروع سے آجتک ہیں قیمت عہ دعا +

باغِ دل

دی گارڈن آف دی ہارٹ

یہ ایک سہ ماہی بنیار رسالہ انگریزی اور فارسی اردو میں ہوتے چکنے کاغذ پر چھپتا ہے اس میں خوبصورت تصویریں ہیں چندہ سالانہ ایک روپیہ ہے۔ اگر چھ یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں۔ تو فی کاپی ۱۲ر چارج کیا جاتا ہے درخواستیں کثرت سے آرہی ہیں۔ اور زیادہ کی بھی ضرورت ہے۔ یہ خاصکر ہندوستانی مستورات کے لئے مخصوص ہے قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی۔ نمونہ چار آنہ کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے۔ باغ دل کے چاروں نمبر ۱۹۱۲ء کے ۱ر فی نمبر لیا جاتا ہے +

درخواستیں بنام پادری ای۔ ایم ویری۔ ڈی۔ ڈی۔ آنریری سکرٹیری۔ سی۔ ایل۔ ایس لودیانہ پنجاب آنی چاہئے

دستور العمل نورافشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک ...
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصولڈاک پیشگی ...
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصولڈاک مابعد ...
غیر ممالک سے معہ محصولڈاک ...

شرح اجرت اشتہارات

سال تمام	ششماہی	سہ ماہی	مقدار اشتہارات
معہ	صہ	ے	کالم کا آٹھواں حصہ
للعہ	معہ	صہ	چوتھائی کالم
[illegible]	للعہ	معہ	نصف کالم
[illegible]	[illegible]	[illegible]	پورا کالم
نام	سہ	[illegible]	پورا صفحہ

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں +

اطلاع ضروری۔ (۱) نامہ نگاروں کو چاہئے کہ نہایت خوشخط اور صرف ایک طرف کاغذ پر مضمون لکھا کریں (۲) نامنظور شدہ مضامین واپس نہیں بھیجے جاتے (۳) خط وکتابت کے لئے ٹکٹ بھیجنے چاہئیں ورنہ جواب نہیں دیا جاسکتا (۴) جو نامہ نگار بھیجتے ہیں کم از کم ایک مضمون نہ لکھے وہ نامہ نگار نہیں سمجھا جائیگا (۵) بعض نامہ نگار خلط وملط سفر و نشر بھیجدیتے ہیں جس سے بڑی دقت ہوتی ہے چاہئے کہ دونوں قسم کے مضامین علیحدہ علیحدہ کاغذ پر ہوں (۶) مضمون لکھتے وقت صفحہ کے ختم ہونے پر اکثر صاحبان حاشیہ پر اوپر نیچے بہت سا مضمون لکھدیتے ہیں جس کے پڑھنے کی دقت ہوتی ہے مضمون صفحہ وار ہونا ضروری ہے۔ ایڈیٹر +

سی۔ بی۔ ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

شرح خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ صہ اگر دو طالبعلم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ ۳ یا زیادہ للعہ کتب وغیرہ خرچ علاوہ ہوگا۔ کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا کروٹل ڈیرہ وغیرہ و دیگر سامان مثل الماری میز کرسی وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر طیار ہوتا ہے۔ قیمت رکشا للعہ سے صہ کروٹل للعہ +

مزید دریافت حال کے لئے مینجر صاحب اسکول ہذا سے خط وکتابت کریں +

(پادری جے۔ وی بیروز صاحب پبلشر۔ ایڈیٹر و مینجر نورافشاں کے لئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام واکلی برادرز چھپا)